اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

تار کا پتہ الفضل قادیان

فون ۳۵

الفضل قادیان

ہفتہ میں تین بار

ایڈیٹر غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ۱۲

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۳

نمبر ۷۳	مورخہ ۱۷ر دسمبر ۱۹۳۱ء	یوم پنجشنبہ	مطابق ۶ شعبان ۱۳۵۰ء	جلد ۱۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۱۲ر دسمبر عشاء کے قریب لاہور سے تشریف لائے۔ حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

خاندانِ نبوت میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خیر و عافیت ہے۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے معزز اور غیر مسلم اصحاب کو جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے لئے دعوتی خطوط بھیجے جا رہے ہیں۔ احباب کو بھی چاہیئے اپنے ہمراہ جسقدر زیادہ تعداد میں ہو سکے۔ ایسے دوستوں کو لائیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

سالانہ جلسہ پر آنیوالے احباب کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد

۱۹۰۱ء کی سالانہ جلسہ پر تقریر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا "سب کو متوجہ ہو کر سننا چاہیئے۔ اور پورے غور اور فکر کے ساتھ سنو۔ کیونکہ یہ معاملہ ایمان کا معاملہ ہے۔ اس میں غفلت سستی اور عدم توجہ بہت بُرے نتیجے پیدا کرتی ہے۔ جو لوگ ایمان میں غفلت سے کام لیتے ہیں اور جب ان کو مخاطب کر کے کچھ بیان کیا جائے۔ تو غور سے اس کو نہیں سنتے ان کو بولنے والے کے بیان سے خواہ کیسا ہی اعلیٰ درجہ کا مفید اور مؤثر کیوں نہ ہو کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا۔ ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں جن کی بابت کہا جاتا ہے۔ کہ وہ کان رکھتے ہیں۔ مگر سنتے نہیں۔ دل رکھتے ہیں پر سمجھتے نہیں۔ پس یاد رکھو۔ کہ جو کچھ بیان کیا جائے۔ اسے توجہ اور بڑی غور سے سنو۔ کیونکہ جو توجہ سے نہیں سنتا ہے۔ وہ خواہ عرصہ دراز تک فائدہ رساں وجود کی صحبت میں رہے۔ اسے کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔

جب خدا تعالیٰ انبیاء علیہم السلام کو دنیا میں مامور کر کے بھیجتا ہے تو اس وقت دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو ان کی باتوں پر توجہ کرتے۔ اور کان دھرتے ہیں۔ اور جو کچھ وہ کہتے ہیں۔ اسے بڑے غور سے سنتے ہیں۔ یہ فریق وہ ہوتا ہے۔ جو فائدہ اٹھاتا ہے۔ اور سچی نیکی اور اس کی برکات و ثمرات کو پا لیتا ہے۔ اور دوسرا فریق وہ ہوتا ہے۔ جو ان کی باتوں کو توجہ اور غور سے سننا تو ایک طرف رہا۔ ان پر ہنسی کرتے۔ اور انکو دکھ دینے کے لئے منصوبے سوچتے اور کوششیں کرتے ہیں۔" (الحکم ۱۰ر مارچ ۱۹۰۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ینگ مینز مسلم ایسوسی ایشن جموں کی اہم قرار داد

ٹھاکر داس کی ترقی اور گورہ فوج کی واپسی کے خلاف صدائے احتجاج

جموں ۱۱ دسمبر۔ آج بعد نماز جمعہ زیر اہتمام ینگ مینز مسلم ایسوسی ایشن جموں بادشاہی مسجد میں مسلمانان جموں کا ایک عظیم الشان جلسہ ہوا جس میں حسب ذیل قراردادیں منظور کی گئیں:۔

(۱) مسلمانان جموں نے احتجاج کیا تھا۔ کہ جموں پولیس ان کے مقدمات کی تحقیقات میں دلچسپی نہیں لیتی۔ لیکن مسٹر جنکنس اور مسٹر لاتھر کے یقین دلانے پر کہ مسلمانوں کی شکایات کا تدارک کیا جائے گا۔ اور ان کے مقدمات کی تحقیقات کے لئے پنجاب سے بھی پولیس افسر منگوائے جائیں گے۔ صرف دس روز کے لئے پولیس سے تعاون کیا۔ مگر آج تک پولیس نے کوئی موثر کار طریق اختیار نہیں کیا۔ اور بیس روز گزر جانے کے بعد بھی مفید نتائج برآمد نہیں ہوئے۔ اور نہ آئندہ توقع ہو سکتی ہے۔ اس لئے تجویز کیجاتی ہے۔ کہ پولیس کے ساتھ کامل عدم تعاون کیا جائے۔

(۲) معلوم ہوا ہے۔ کہ ٹھاکر داس۔ لے۔ ڈی۔ ایم کو میرپور میں سیشن جج مقرر کر کے بھیجا جا رہا ہے۔ حالانکہ مسلمانوں نے اسے برطرف کرنے کے لئے وزیر اعظم کو تار دیئے تھے۔ اور انہوں نے گورنر صاحب کو تحقیقات کرنے کے لئے لکھا بھی تھا۔ لیکن افسوس کہ ان کو علیحدہ کرنے کی بجائے میرپور کے مسلمانوں کو کچلنے کے لئے بھیجا جا رہا ہے۔ اور بجائے برطرف کرنے کے انہیں ترقی دیدی گئی۔ لہذا مہاراجہ بہادر اور وزیر اعظم سے مکرر درخواست کی جاتی ہے۔ کہ ایسے مجسٹریٹ کو جو مسلمانوں کی اکثر مصائب کا باعث ہوا ہے۔ مزید مسلم آزاری کا موقعہ نہ دیا جائے۔ اور اسے برطرف کر کے مسلمانان ریاست کو شکر گزار کرے۔

(۳) معلوم ہوا ہے۔ کہ عنقریب گورہ فوج جموں وغیرہ مقامات سے واپس بلائی جائے گی۔ اور اسکی بجائے ریاستی پولیس سے حفاظت کا کام لیا جائیگا۔ چونکہ ریاستی پولیس کی اکثریت ہندوؤں پر مشتمل ہے اس کے ہاتھوں مسلمان اپنے آپ کو بالکل غیر محفوظ سمجھتے ہیں۔ جبتک مسلمانوں کو ان کے جان و مال کی حفاظت کا کامل اطمینان نہیں دلایا جاتا گورہ فوج کو واپس نہ بلایا جائے۔ ایسا کرنا مسلمانوں کو تباہی کے گڑھے میں ڈالنے کا مترادف ہوگا۔ کیونکہ ابھی تک ہندو قوم کا رویہ سخت متعصبانہ اور منتقمانہ ہے۔ حضور وائسرائے ہند کو توجہ دلائی جائے۔ کہ جب تک ریاست کشمیر مسلمانوں کو اپنے رویہ سے اطمینان دلانے کے قابل نہ ہو۔ گورہ فوج کو واپس نہ بلایا جائے۔ (نامہ نگار)

مسلمانانِ جموں کی طرف سے سیاسی اسیروں کی رہائی کا پر زور مطالبہ

جموں ۱۱ دسمبر۔ آج بعد نماز جمعہ بادشاہی مسجد میں ینگ مینز مسلم ایسوسی ایشن جموں کے زیر اہتمام مسلمانان جموں کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں قرار پایا کہ گذشتہ جمعہ کو تجویز ہوا تھا۔ کہ وزیر اعظم کو تار دیا جائے۔ کہ اگر وہ ریاست کے پولٹیکل قیدی آئندہ جمعہ تک غیر مشروط طور پر رہا نہ کریں گے۔ تو ہم گلینسی اور مڈلٹن کمیشن سے عدم تعاون کرنے پر مجبور ہوں گے۔ مسلمانان جموں کی یہ خواہش تھی۔ اور اب بھی ہے۔ کہ جس گرمجوشی سے انہوں نے حکومت کے ساتھ تعاون کرنے میں پیشقدمی کی تھی۔ اسکا تقاضا تھا۔ کہ حکومت بھی مسلمانوں کو اپنی جائز شکایات پیش کرنے کا موقعہ دیتی۔ مگر باوجود متعدد بار توجہ دلانے کے حکومت ایسا کرنے سے پہلو تہی کر رہی ہے۔ حکام مجاز کے اس رویہ سے مسلمانان جموں یقین کرنے پر مجبور ہیں کہ حکومت ان کے نمائیندوں کو جیل میں بند رکھکر دونوں کمیشنوں میں مسلمانوں کو زک دینا اور ناکام رکھنا چاہتی ہے۔ لہذا تجویز کی جاتی ہے۔ کہ ہر دو کمیشنوں کا مقاطعہ کرنے کا اعلان کیا جائے۔ اور اس نمائیندے کو جو گلینسی کمیشن میں شامل ہے۔ واپس بلا لیا جائے۔ نیز آئندہ کے لئے نیا پروگرام مرتب کیا جائے۔ لیکن پیشتر اس کے کہ اس قرار داد پر عمل کیا جائے۔ اتمام حجت کے لئے حکومت کو چار دن کی مزید مہلت دی جاتی ہے۔ عملی کام آئندہ چہار شنبہ کو شروع کیا جائے گا۔

ایک ضروری تصحیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا تار کا پتہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں تار بھیجنے والے احباب مطلع رہیں۔ کہ صرف "خلیفۃ المسیح قادیان" تار کا پتہ کافی ہوگا۔ پہلے اعلانات منسوخ تصور فرمائیں۔

گزشتہ پرچہ میں کاتب کی غلطی سے "خلیفۃ المسیح" کیساتھ "حضرت" کا اضافہ ہوگیا ہے۔ احباب اچھی طرح نوٹ کر لیں کہ تار کا پتہ صرف "خلیفۃ المسیح قادیان" ہے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

امرتسر کے مولوی عطاء اللہ بخاری کی ایک تقریر زمیندار میں شایع ہوئی ہے۔ کہ اسماعیل غزنوی نے دہلی میں کوشش کی کہ مہاراجہ کشمیر کو ایک ایڈریس مسلمانوں کی طرف سے پیش کیا جائے۔ مگر مہاراجہ بہادر نے وہ ایڈریس کسی مصلحت سے لینا پسند نہ کیا۔ اس لئے وہ رہ گیا۔ اور مضمون میرے پاس موجود ہے۔

میرے خیال میں اس تقریر کا وہ حصہ جس میں یہ ہے۔ کہ مہاراجہ نے ایڈریس کسی مصلحت سے لینا پسند نہ کیا۔ خود کافی جواب ہے۔ در اصل میں چاہتا تھا۔ کہ دہلی میں اعتدال پسندوں کا ایک وفد مہاراجہ صاحب کو ملے۔ اور ان مطالبات کو پیش کر کے جو کہ مسلمانان کشمیر مصروف جدوجہد ہیں۔ اور چند اور ضروری چیزوں کی طرف توجہ دلائے۔ اور میں نے وہ مطالبات نمبر وار لیکر دوستوں کو دے دیئے۔ مگر مہاراجہ [illegible]

کیا گلینسی کمیشن میں بیانات ناقابل مواخذہ ہوں گے؟

جموں ۱۲ دسمبر۔ یہاں اس خبر سے سخت بے چینی پھیل رہی ہے۔ کہ گلینسی کمیشن میں جو بیانات دیئے جائینگے وہ قابل مواخذہ ہوں گے۔ اور کوئی ملازم آدمی اس کمیشن میں بیان نہ دے سکیگا۔ اگر اس خبر میں کچھ بھی سچائی ہے۔ تو ہم اسکے خلاف آواز بلند کرنا اخلاقی فرض سمجھتے ہیں۔ کیونکہ یہ آزادی ضمیر پر ایک بدترین حملہ ہے۔ مسلمان ملازمین جو بہتر طور پر اپنے خیالات پیش کر سکتے ہیں۔ اس سے محروم رہیں گے۔ حمید علوی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۷۳ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ دسمبر سنہ ۱۹۳۱ء | جلد ۱۹

کسانوں کی ہمدردی کے پردہ میں ہولناک فتنہ انگیزی

مسلم زمینداروں کو نقصان پہنچانے کی کوشش

ہمدردی یا فتنہ انگیزی

ایک گذشتہ پرچہ میں مختصراً اس امر پر روشنی ڈالی جاچکی ہے۔ کہ صوبجات متحدہ میں کانگرس نے عدم ادائگی لگان کی جو تحریک شروع کی ہے۔ اس کا منشا کسانوں کی ہمدردی ہرگز نہیں، بلکہ محض فتنہ انگیزی ہے۔ بنکنگ انکوائری کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق یو۔پی کے کسان ۱۴۴ کروڑ روپیہ کے مقروض ہیں۔ اور اس رقم کے سود کے طور پر انہیں ہر سال ۲۰ کروڑ روپیہ ساہوکاروں کو دینا پڑتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں حکومت کا مالیہ صرف سات کروڑ کے قریب ہے۔ اور اس میں سے ایک معتدبہ حصہ خود اہل صوبہ کی فلاح و بہبود کے لئے خرچ کر دیا جاتا ہے۔ پس اگر کانگرس کو یو۔پی کے کسانوں سے کوئی بھی ہمدردی ہے۔ تو اسے چاہیئے۔ کہ ان خونخوار اور وحشی ساہوکاروں کے پنجہ ظلم سے غریب کسانوں کو نجات دلانے کا انتظام کرے۔ وگرنہ مالیہ کی آڑ میں انہیں حکومت کے خلاف اکسانا اور اسبات پر آمادہ کرنا کہ وہ واجب الادا رقوم ادا نہ کریں۔ محض ایک فتنہ انگیزی ہے۔ جو خالص فرقہ دارانہ جذبہ کے ماتحت شروع کی گئی ہے۔ جو کانگرس ایسی مدعی قوم پرستی جماعت کے لئے ہرگز زیبا نہیں ❊

مطالبہ حقوق پر ہندوؤں کا اضطراب

اصل بات یہ ہے۔ کہ پہلے تو حکومت کے تمام اداروں پر اور تمام انتظام پر ہندوؤں کا کامل طور پر قبضہ تھا۔ مسلمانوں کو ان کی بدقسمتی سے ایسے راہنما اور دینی پیشوا مل گئے۔ جنہوں نے انگریزی کی تعلیم حاصل کرنیکو کفر کے مترادف بتایا۔ اور اس طرح مسلمانوں کو بالکل انگریزی سے ناواقف رکھا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ہندو سب کچھ لے گئے اور مسلمان منہ تکتے رہ گئے۔ آخر جب مسلمانوں کو ہوش آیا۔ اور انہوں نے بھی تعلیم کی طرف توجہ کی تو ان کے اندر بھی بیداری پیدا ہوئی۔ اور وہ ان حقوق میں جو آج تک ہندوؤں کے قبضہ میں چلے آتے تھے۔ اپنا حصہ مانگنے لگے۔ اور یہی وہ چیز تھی۔ جس نے ہندو قوم کو اس طرف متوجہ کیا۔ کہ جب تک مسلمان ہندوستان میں آباد ہیں۔ ان کا ہندو راج کا خواب ہرگز پورا نہ ہو سکیگا۔ اور اس لئے ضروری ہے۔ کہ یا تو انہیں ہندو بنا لیا جائے۔ اور یا پھر ان کی جداگانہ ہستی کو بالکل فنا کر دیا جائے ❊

صوبہ یو۔پی پر ہندوؤں کی نظر عتاب

اس پروگرام کو مدنظر رکھتے ہوئے ہندوؤں نے آج تک مسلمانوں کے ساتھ جو کچھ کیا۔ وہ اتنی لمبی داستان ہے۔ جسے بیان کرنے کے لئے ایک دفتر چاہیئے۔ اس سلسلہ میں صوبہ یو۔پی پر ہندوؤں کی نظر عتاب خصوصیت سے رہی ہے۔ کٹارپور، آرہ اور شاہ آباد وغیرہ میں مسلمانوں کی ہولناک تباہی و بربادی کے واقعات سے کون واقف نہیں۔ اب پھر تھوڑے عرصہ سے کانگرس نے مسلمانوں پر اپنی مشق ستم آرائی کے لئے صوبہ یو۔پی کو خاص طور پر منتخب کیا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ وہاں مسلمانوں کی آبادی بہت کم اور ہندوؤں کی بہت زیادہ ہے ❊

اس کے علاوہ ایک اور امتیاز جسے ہندوؤں کی فرقہ پرستی کسی صورت میں بھی گوارا نہیں کر سکتی۔ یہ ہے۔ کہ شاہان اودھ کی عطا کردہ اکثر جاگیریں مسلمانوں کے قبضہ میں ہیں۔ اس لئے وہاں اپنی قوت و شوکت کا مظاہرہ کر کے ایک تو ہندو یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ ہماری مرضی و منشا کے خلاف چلنا مسلمانوں کے لئے یقیناً خطرہ اور نقصان کا موجب ہوگا۔ اور دوسرے مسلمانوں کی جاگیروں کو تباہ و برباد کرنا چاہتے ہیں۔

یو۔پی میں فرقہ وار فسادات

اسی ایک سال میں بنارس، میرزاپور، آگرہ اور پھر سب کے آخر کانپور میں جو کچھ ہوا۔ اس پر غور کر کے ہماری اس رائے سے اختلاف محال ہے۔ جو لوگ ان فسادات کے حالات کا مطالعہ کرتے رہے ہیں وہ جانتے ہیں۔ کہ یہ مسلمانوں کی بربادی کی کیسی منظم سازش تھی۔ کانپور میں کہنے کو تو فرقہ وار فساد ہوا۔ مگر اس کے کیا معنے ہیں کہ ایک ذمہ دار یوروپین افسر کی شہادت کے مطابق وہاں ایک عرصہ سے انقلاب پسند اور انارکسٹ جمع ہو رہے تھے۔ جنہوں نے فساد شروع ہونے پر مسلمانوں کو سخت نقصان پہنچایا۔ اور اس طرح ثابت کر دیا۔ کہ یو۔پی میں جتنے فسادات ہوئے۔ وہ مسلمانوں کی تباہی کی منظم سازش کا ایک حصہ تھا۔ اور اب کانگرس جو فتنہ انگیزی وہاں کرنا چاہتی ہے۔ اس کا منشا بھی اگرچہ بظاہر تو حکومت کے خلاف جنگ ہے۔ مگر بالواسطہ یہ مسلمانوں کی تباہی کے پروگرام کا ایک جزو ہے ❊

مسلمان جاگیرداروں کو نقصان

جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے۔ صوبہ یو۔پی میں جاگیردار، تعلقہ دار اور زمیندار زیادہ تر مسلمان ہیں۔ اور ان کے مزارعین ہندو۔ اور اس وقت تک کانگرس نے وہاں جو کچھ کرتی رہی ہے۔ اس کا رخ زیادہ تر مسلمانوں کی جاگیروں کی طرف ہی رہا ہے۔ اور اس کا منشا یہ ہے۔ کہ مسلمان تعلقہ داروں کو مالی طور پر نقصان پہنچانے کے علاوہ ان کے خلاف رائے عامہ کو اس طرح برانگیختہ کیا جائے۔ کہ ان کے لئے وہاں چین کے ساتھ زندگی بسر کرنا دوبھر ہو جائے۔ مزارعین اور کسانوں کا عدم ادائے محاصل یقیناً ناخوشگوار نتائج پیدا کریگا۔ اور لازمی بات ہے۔ کہ زمینداروں کا ان سے تصادم بھی ہو۔ فریقین کے تعلقات خراب ہوں گے۔ خون خرابہ ہوگا۔ بداستی پھیلیگی اور عوام الناس میں بے چینی پیدا ہوگی۔ اور اس طرح جہاں تک ممکن ہوگا مسلمانوں کو مالی و جانی نقصان پہنچایا جائیگا۔

کسانوں کی حقیقی ہمدردی

آپ جتنا چاہے غور کریں۔ صوبہ یو۔پی میں کانگرس کی اس فتنہ انگیزی کا مقصد سوائے اس کے کچھ نہیں نظر آئیگا۔ کہ حکومت کو پریشان کرنے کے ساتھ مسلمانوں کو بھی جسقدر ممکن ہو نقصان پہنچایا جائے ان کی جاگیریں تباہ کی جائیں۔ ان کو ہر لحاظ سے کمزور بنایا جائے۔ اپنی طاقت و قوت کا سکہ ان پر بٹھایا جائے۔ اور اس طرح تمام اسلامی ہند کو مرعوب کرنے کی کوشش کی جائے۔ اور ہم بلاخوف تردید یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس سے کسانوں کی ہمدردی مقصود نہیں۔ کیونکہ اتنی بات تو ایک احمق بھی سمجھ سکتا ہے۔ کہ کسانوں کی ہمدردی کا سب سے زیادہ مظاہرہ انہیں ساہوکاروں کے مظالم سے نجات دلانے سے ہو سکتا ہے اور ان کی حقیقی خیر خواہی یہ ہے۔ کہ انہیں اس درندہ صفت خونخوار اور پست فطرت طبقہ کی لوٹ کھسوٹ سے محفوظ رکھا جائے۔ لیکن اس اہم پہلو کو نظر انداز کر کے مالیہ کی عدم ادائگی کی تحریک اس مقصد کو پورا نہیں کر سکتی۔ جس کی آڑ میں کانگرس یہ سب کچھ کر رہی ہے ❊

غلط علاج

ہم اس سے پہلے بھی ایک مقالہ میں عرض کر چکے ہیں۔ اور پھر یہ کہنا چاہتے ہیں۔ کہ آخر اس سب شور و شر سے کانگرس کا منشا کیا ہے۔ اور وہ کیا چاہتی ہے۔ تجربہ نے پوری وضاحت سے بتا دیا کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گویا نسخہ اس مرض کی دوا نہیں جس کا علاج کانگرس کے پیش نظر ہے۔ ہندوستان کی غلامی کی زنجیریں اس حربہ سے نہیں کٹ سکتیں اور اس طریق سے ملک کو آزاد کرانا ناممکن ہے۔ اگر یہ طریق اس کے لئے کافی ہوتا۔ تو گذشتہ سال کی سول نافرمانی کے بعد دوبارہ اس کی ضرورت پیش نہ آتی۔ لیکن اس تحریک کو انتہائی قوت کے ساتھ چلانے کے باوجود دوبارہ اس کی حاجت کا باقی رہنا بتاتا ہے۔ کہ یہ طریق کار غلط ہے ؛

ہندو مسلم تصفیہ کرو!

برطانوی وزارت نے صاف صاف الفاظ میں بتا دیا ہے کہ ہندوستان کی آزادی کے رستہ میں صرف یہ روکاوٹ ہے۔ کہ ہندو مسلم متحد نہیں ہو سکے۔ اور صحیح وجہ معلوم کر لینے کے باوجود جان بوجھ کر تجاہل کا شکار ہونا۔ اور صحیح علاج کو چھوڑ کر خواہ مخواہ ادھر ادھر بھٹکتے پھرنا سراسر نادانی اور حماقت ہے۔ اس لئے اگر کانگرس کے پیش نظر مسلمانوں کی تباہی نہیں۔ بلکہ ملک کی آزادی ہے تو اسے چاہیئے۔ ہندو مسلم تصفیہ کی طرف متوجہ ہو۔ اور ان از کار باتوں کو چھوڑ دے ؛

حقیقی ہمدردی کا اقتضاء

جو شخص اپنے کسی بیمار عزیز کی بیماری کی صحیح تشخیص اور اس کا حقیقی علاج معلوم ہونے کے بعد بھی اسے اختیار کرنے کی بجائے ادھر اُدھر کے حیلوں بہانوں سے وقت کو ضائع اور قوت عمل کو خرچ کرتا ہے وہ اپنے فعل سے ثابت کرتا ہے۔ کہ مریض سے اُسے کوئی ہمدردی نہیں۔ بلکہ وہ اسے جلد از جلد قبر میں دیکھنے کا آرزومند ہے۔ اور اسی اصل کے ماتحت اگر کانگرس بھی ملک کی حقیقی کمزوری اور اس کا صحیح علاج معلوم کرنے کے باوجود ایسی ایسی غیر متعلق اور دور از کار باتوں تک اپنی سرگرمیوں کو محدود رکھیگی۔ تو دنیا یہ سمجھنے پر مجبور ہوگی کہ اُسے ملک سے کوئی ہمدردی نہیں۔ اور وطن پرستی کے دعاوی زبانی جمع خرچ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے ؛

مولوی ظفر علی کس مقصد کے لئے قید ہوئے!

مولوی ظفر علی کی گرفتاری کے متعلق ہم ایک گذشتہ پرچہ میں لکھ چکے ہیں۔ کہ مسلمانوں کا لاکھوں روپیہ ہضم کر لینے کے باوجود ایک معمولی سی رقم کے لئے جیل خانہ میں چلے جانا صد درجہ کی پست فطرتی کی دلیل ہے۔ لیکن بعد میں جو واقعات معلوم ہوئے۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ نے جس جذبہ کے ماتحت جیل خانہ میں رہنا پسند کیا ہے۔ وہ انتہائی درجہ کا کمینہ اور ذلیل ہے۔ زمیندار ۱۳ دسمبر لکھتا ہے :-

"مسلمان اگر چاہیں۔ تو چند گھنٹے میں مولانا ظفر علی خان کو جیل سے آزاد کرا سکتے ہیں۔ چار ہزار روپے کی خاطر جیل میں مقید رہنا اس بطل جلیل کی عظیم الشان خدمات کے استخفاف کے مترادف ہے . . . . . . حکومت نے یہ چیلنج صرف ظفر علی خان یا زمیندار کو نہیں دیا۔ بلکہ یہ مسلمانوں کی حمیت دینی اور ان کی غیرت ملی کو چیلنج ہے جس کا اولوالعزمانہ جواب دینا ملت بیضا کی سیزدہ صد سالہ روایات کی لاج رکھنے کے مترادف ہے"

یہ سطور صاف ظاہر کر رہی ہیں۔ کہ ایک واجبی رقم ادا نہ کر کے جیل خانہ چلے جانا محض جلب زر کے لئے ہے۔ اور اس کا مقصد یہ ہے کہ سادہ لوح مسلمانوں کی "غیرت ملی" اور "حمیت دینی" کو ناواجب طریق پر بھڑکا کر ان کی جیبوں پر ڈاکہ ڈالا جائے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ محض چند روپے وصول کر لینے کے لئے اس بے غیرتی اور ذلت کو قبول کرنا انتہا درجہ کی پست خیالی اور بے حمیتی ہے اور اس سے بھی بڑھ کر حیرت اسبات کی ہے۔ کہ ایسے ایسے فرزندانِ سیم و زر بھی اپنی عیاری اور مسلمانوں کی سادہ لوحی اور فراخ دلی کے طفیل لیڈروں میں شمار ہوتے ہیں۔

اس تقریب پر زمیندار نے "مولانا ظفر علی خان کی خدمت میں ہدیۂ عقیدت" پیش کرنا ضروری سمجھا ہے۔ جس کا پہلا شعر یہ ہے ؎

کیا حکومت نے چند دن کے لئے جو زنداں میں بند تجھ کو
تو شکر حق کر کہ راہ حق میں پہنچ رہا ہے گزند تجھ کو

یہ بات بھی زمیندار کے ذریعہ آج معلوم ہوئی۔ کہ واجبات عمداً ادا نہ کر کے اور لوگوں سے پیسے بٹورنے کے لئے جیل خانہ میں چلے جانا بھی "راہ حق میں گزند پہنچنے" کے مترادف ہے لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ اگر اس اصول کو تسلیم کر لیا جائے۔ تو ان مفلس و نادار لوگوں کی جو روزانہ ہزاروں کی تعداد میں محض اسی بنا پر جیل میں ٹھونس دیئے جاتے ہیں "راہ حق میں گزندیں" اس "بطل جلیل" اور شیر بیشۂ حریت" سے بہت بڑھ جائینگی ؛

جموں میں ایکٹ اسلحہ کا نفاذ

ناظرین پڑھ چکے ہوں گے۔ کہ جموں اور اس کے ارد گرد کے علاقہ میں ایکٹ اسلحہ جات مہاراجہ صاحب کی طرف سے نافذ کیا جا چکا ہے۔ اور اب کسی شخص کو بغیر لائسنس حاصل کئے وہاں ہتھیار رکھنے کی اجازت نہیں۔

حال کے فسادات میں ہندو راجپوتوں اور ڈوگروں نے اپنے ہتھیاروں کا استعمال جس بے دردی سے کیا۔ اور مسلمانوں کو ان سے جس قدر نقصان پہنچایا۔ اس کے پیش نظر اس ایکٹ کی ضرورت واضح ہے۔ اور عین ممکن ہے آئندہ ایسی ہی مسلم کشی کے انسداد کے لئے برطانوی حکام کے دباؤ سے اس ایکٹ کا نفاذ کیا گیا ہو۔ لیکن ہندو سورماؤں کو اس طرح بے دست و پا کر کے بظاہر مسلمانوں کے لئے خطرہ کو ایک حد تک کم کرنا ہندوؤں کو گوارا نہیں۔ چنانچہ ملاپ اس پر بہت جز بز ہوا ہے۔ اور اسے "مذہب میں مداخلت" سے تعبیر کرتا ہوا لکھتا ہے۔ کہ

"ہندو دھرم شاستروں کو جنہوں نے پڑھا ہے۔ اور جو سمرتیوں کے اصولوں سے واقف ہیں۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ ہر ایک کھشتری اور راجپوت کے لئے یہ حکم ہے۔ کہ وہ ہتھیار سے کبھی جدا نہ ہو۔ . . . . ریاست جموں میں اب تک ہندو دھرم کا یہ نشان موجود تھا۔ لیکن اب ریاست کے راجپوتوں اور کھشتریوں کو بھی ان کے دھرم سے گرانیکا قانون بن گیا ہے"

ہمیں اس سے بحث نہیں۔ کہ ہندو شاستروں اور سمرتیوں میں کیا لکھا ہے۔ سوال صرف یہ ہے۔ کہ اگر فی الواقعہ یہ "مذہبی مداخلت" ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ برطانوی ہند کے راجپوتوں اور کھشتریوں کے لئے تو اسے نہایت رواداری سے برداشت کر لیا گیا ہے لیکن جموں کے معاملہ میں اسے برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ اگر برطانوی ہند کے کروڑ ہا ہندو اس "دھرم سے گرانے والے قانون" کے باوجود ہندو رہ سکتے ہیں۔ تو جموں کے چند ہزار راجپوتوں پر اس کے اطلاق سے کونسی ایسی قیامت ٹوٹ پڑی۔ کہ ملاپ کو اس قدر واویلا مچانے کی ضرورت پیش آئی۔

دراصل یہ "مذہبی مداخلت" نہیں۔ جو ہندوؤں کو اس طرح بے چین کئے ہوئے ہے۔ بلکہ یہ احساس ہے۔ کہ شائد آئندہ وہاں کے ہندو مسلمانوں کو اس بے دردی اور آسانی کے ساتھ موت کے گھاٹ نہ اتار سکیں جس کا ثبوت وہ گذشتہ فسادات میں دے چکے ہیں ؛

فرقہ پرستی کی بدترین مثال

"دیوتا سروپ" بھائی پرمانند نے لکھا ہے۔ کہ مہاراجہ پرتاپ سنگھ نے اپنی موت کے وقت پرانی ناراضگی کے باوجود مہاراجہ سر ہری سنگھ کو اپنے پاس بلایا۔ اور انہیں اپنی چند نصیحتیں کیں۔ جن میں سے ایک یہ بھی تھی کہ "مسلمانوں کو سر پر مت چڑھانا"

بھائی جی کو شکایت ہے۔ کہ اسکی خلاف ورزی کر کے مہاراجہ صاحب نے وہ سب مشکلات پیدا کیں ہیں جن کا آج حل نظر نہیں آتا۔ کشمیر کے مسلمانوں کی جو حالت ہے۔ اسے دیکھ کر ہر شخص چشم پُر آب ہو جاتا ہے۔ اور غیر مسلم و غیر ملکی لوگوں نے بھی ان غریبوں کی حالت پر خون کے آنسو بہائے ہیں۔ حتیٰ کہ خود ہندو سیاحوں کے بیسیوں بیانات اس امر کی تصدیق میں پیش کئے جا سکتے ہیں۔ کہ وہاں کے مسلمانوں کی زندگی حیوانات سے بھی بدتر ہے۔ مگر کسقدر ظلم ہے۔ کہ بھائی پرمانند محض اسوجہ سے حق بات کہنے کی جرأت نہیں کر سکتے کہ والئے جموں و کشمیر ہندو مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ اگر مسلمانوں کی موجودہ حالت ان کو سر چڑھانے کے نتیجہ میں پیدا ہوئی ہے۔ تو انہیں سر سے اتار دینے کے معنی سوائے اس کے نہیں ہو سکتے۔ کہ ان سب کو اکٹھا کر کے موت کے گھاٹ اتار دیا

452 459
Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبۂ جمعہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

سالانہ جلسہ کی قدر و قیمت کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۱ دسمبر ۱۹۳۱ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

آج دسمبر کی گیارہ تاریخ آگئی ہے۔ اور اس لحاظ سے صرف دو ہفتے ہمارے اس سالانہ اجتماع میں باقی رہ گئے ہیں۔ جسے

اللہ تعالیٰ کی منشاء

اور اس کے خاص ارشاد کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کے لئے تجویز فرمایا تھا۔

دنیا میں

ہر ایک چیز کی قیمت

محض ظاہری اسباب کے ذریعہ نہیں لگائی جاتی۔ کیونکہ ایسی کئی چیزیں ہیں جن کی قیمت لگانا انسانی طاقت سے باہر ہوتا ہے۔ اور اگر ہم ان کی صحیح قیمت کا اندازہ لگانا چاہیں۔ تو درحقیقت ہمارے سامنے بہت بڑی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ اور یہ ممکن ہی نہیں ہوتا۔ کہ ہم انکی صحیح قیمت لگا سکیں۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کلمتانِ خفیفتانِ علی اللسانِ ثقیلتانِ فی المیزانْ دو فقرے ایسے ہیں۔ کہ خفیفتانِ علی اللسانِ زبان پر تو نہایت ہلکے پھلکے نظر آتے ہیں۔ مگر ثقیلتانِ فی المیزان قیامت کے روز جس دن انسانی اعمال کا اندازہ لگایا جائیگا۔ ان کی قیمت بہت زیادہ پڑے گی :

اسیطرح ایک دفعہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اُن بشارات کا ذکر فرما رہے تھے۔ جو آپکے متعلق اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئیں۔ اور یہ آپکی اُخروی زندگی کے ساتھ متعلق تھیں۔ ان سے متاثر ہو کر ایک صحابی اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ دعا کیجئے۔ میں بھی آپ کے ساتھ رہوں۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں ایسا ہی ہوگیا۔ تم ہمارے ساتھ رہو گے۔ اب وہ

عظیم الشان انعامات

جن کا اندازہ لگانے سے انسانی ذہن قاصر ہے۔ اور وہ بلند ترین مدارج جو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے اللہ تعالےٰ کے حضور مقدر کئے گئے تھے۔ ان میں ایک صحابی بھی جس کے اعمال ویسے نہیں تھے۔ شامل ہوگیا۔ حالانکہ

اس صحابی کے اعمال

کیا تھے محض اس کی یہ خواہش تھی۔ کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہوں۔ اور آپ سے ایک لمحہ بھر کے لئے بھی جدا نہ ہو سکوں۔ بظاہر یہ خواہش معمولی دکھائی دیتی ہے۔ مگر اس کی قیمت اللہ تعالیٰ کی حضور وہ تھی جس کا اندازہ انسانی ذہن نہیں لگا سکتا۔ اس پر ایک اور شخص کھڑا ہوا۔ اور اس نے کہا۔ یا رسول اللہ میرے لئے بھی دعا کیجئے۔ میں بھی آپکے ساتھ رہوں۔ آپ نے فرمایا۔ یہ تو ہو نہیں سکتا۔ کہ اب نفل کے طور پر جو شخص کھڑا ہو جائے۔ میں اس کے لئے دعا کروں۔ دعا تو ایک شخص لے گیا۔ تو بظاہر وہ اخلاص معمولی سا دکھائی دیتا ہے مگر اس کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ نے جو انعام دیا۔ وہ نہایت ہی عظیم الشان ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ وہ صحابی اُس

تکلیف اور گھبراہٹ

کی برداشت نہ کر سکا۔ جو اسے اس خیال سے ہوئی۔ کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اگر اگلے بلند مقامات حاصل کر گئے۔ تو ہمیں آپ کی صحبت کہاں میسر آئے گی۔ وہ بے چینی اور سخت گھبراہٹ کی حالت میں کھڑا ہوا۔ اس وقت اسے

انعامات کی خواہش

نہیں تھی۔ اسے بلند مدارج کی فکر نہ تھی۔ اُسے کسی خاص مقام کے حصول کی تڑپ نہ تھی۔ اسے محض یہ خیال بے چین کر رہا تھا۔ کہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اگر خدا نے اتنے بلند ترین مدارج عطا فرما دیئے۔ تو ہم آپ کے پاس کہاں پہنچ سکیں گے۔ آپ کی صحبت ہمیں کب میسر آئے گی۔ اور کب آپؐ کے فیض سے ہم مستفیض ہو سکیں گے۔ وہ اس

جدائی کے صدمہ سے

کھڑا ہوا۔ اور اس نے بے تابانہ عرض کیا۔ یا رسول اللہ دعا کیجئے۔ اللہ تعالےٰ مجھے بھی آپ کے ساتھ رکھے۔

اور چونکہ اس دعا کرانے کا محرک محض اخلاص اور

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق

تھا۔ کسی انعام کا لالچ اس کے پیچھے نہ تھا۔ اس لئے خدا کے حضور یہ خواہش مقبول ہوئی۔ اور اس نے کہا۔ کہ اچھا جب تو اس قدر بے قرار ہے۔ تو جہاں محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو رکھا جائیگا۔ اسی مقام پر تجھے بھی رکھا جائیگا :

بات معمولی تھی۔ اور اس کا اندازہ بھی معمولی ہی لگایا جا سکتا ہے۔ مگر چونکہ اس

آرزو کے پیچھے ایک درد

تھا۔ ایک سوز تھا۔ ایک کرب تھا۔ ایک رنج تھا۔ اس لئے اس کا اندازہ نہ زبان کے الفاظ سے ہو سکتا تھا۔ نہ لب و لہجہ اس کی قیمت بتا سکتا تھا۔ اور نہ کسی اور طرح ہمیں اس کی قیمت معلوم ہو سکتی تھی۔ مگر انجام نے بتا دیا۔ کہ وہ خواہش کتنی عظیم الشان تھی :

پس ہر چیز کی قیمت کا ہم صحیح قیاس نہیں کر سکتے۔ بہت دفعہ

معمولی دکھائی دینے والی چیزیں

اس قدر اہمیت رکھتی ہیں۔ کہ ہمارا انہیں نظر انداز کر دینا سخت غلطی ہوتا ہے۔

ہمارا جلسۂ سالانہ

بھی ایسے ہی اہمیت رکھنے والے امور میں سے ہے بظاہر یہ ایک اجتماع ہے اور بالکل ویسا ہی اجتماع ہے جیسے ہر جماعت اپنے جلسے منعقد کیا کرتی ہے۔ آریہ اور سناتنیوں کے بھی معمولی جلسے ہوتے ہیں۔ اور سالانہ اجلاس بھی ہوتے ہیں۔ کانگرس کے بھی جلسے ہوتے ہیں۔ مسلم لیگ کے بھی جلسے ہوتے ہیں۔ ایجوکیشنل کانفرنس کے بھی جلسے ہوتے ہیں۔ پھر انجمن حمایت اسلام بھی اپنے جلسے منعقد کیا کرتی ہے۔ مسلمانوں کے علاوہ سکھوں۔ عیسائیوں اور آریوں کی انجمنیں بھی جلسے کرتی ہیں۔ اِن کے علاوہ جس قدر سیاسی انجمنیں ہیں یا اقتصادی اور تمدنی معاملات کے سُلجھانے کیلئے انجمنیں ہیں۔ یا پیشہ وروں کی جمعیتیں ہیں سب کے سالانہ اجتماع ہوا کرتے ہیں۔ اور لوگ ایسے موقعوں پر اکٹھا ہوا ہی کرتے ہیں۔ اگر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کا خاص ارشاد

اِس ہمارے جلسۂ سالانہ کے قیام کے لئے نہ ہوتا۔ اور اس کی طرف سے اشارہ نہ ہوتا۔ تب بھی ممکن تھا۔ جب ہماری ایک جماعت تھی۔ تو اس کے لئے سالانہ جلسہ بھی مقرر کر دیا جاتا جس میں مقررہ دنوں میں تمام لوگ اکٹھے ہوتے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اس کی بنیاد قائم کرنا بتاتا ہے۔ کہ اس جلسہ کی دوسرے اجتماعات کی طرح صرف ظاہری قیمت ہی نہیں۔ بلکہ اس میں

کوئی مخفی بات

ہے۔ اور اس کا اندازہ لگانا ایسا ہی مشکل ہے۔ جیسے اس صحابیؓ کے قول کا جس نے کہا تھا۔ یا رسول اللہ دعا کیجئے۔ میں بھی جنت میں آپ کے ساتھ رہوں۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ انعام کا خواہشمند ہے۔ اور بلند درجات کا ذکر سُن کر لالچ کرتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ مجھے بھی وہ مقام حاصل ہو جائے۔ مگر لالچ پر تو انعام نہیں ملا کرتا۔

انعام قربانی پر

ملتا ہے۔ لیکن اس صحابیؓ کو انعامات کا ل جانا بتاتا ہے۔ کہ گو اس کی خواہش بظاہر لالچ معلوم ہوتی تھی۔ مگر اس کے دل کو کچھ ایسا گہرا زخم لگا تھا۔ جسے الفاظ بیان کرنے سے قاصر ہیں۔ اور اُسے رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے الفاظ سے کچھ ایسا کرب محسوس ہؤا تھا۔ کہ اس نے کہا۔ مَیں رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے برابر کہاں پہنچ سکتا ہوں۔ جب نہیں پہنچ سکتا۔ تو گویا رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے میری جُدائی ہو جائے گی۔ اِس دکھ اور تکلیف کی وہ برداشت نہ کر سکا۔ اور اس نے کہا۔ یا رسول اللہ دعا کیجئے میں آپ کے ساتھ رہوں۔ تب

اس کی قلبی کیفیات

کو دیکھ کر اور اس دُکھ اور درد کو دیکھ کر جو اسے محسوس ہؤا۔ اللہ تعالےٰ نے یہی مناسب سمجھا۔ کہ اسے بھی اس مقام پر رکھا جائے جس مقام پر محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو رکھا جائے؀

پس ہم نتائج سے اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ اس صحابیؓ کو کیسا دُکھ پہنچا تھا۔ ورنہ الفاظ سے نہیں کر سکتے۔ اسی طرح بظاہر ہمارا جلسہ بھی ویسا ہی دکھائی دیتا ہے۔ جیسے اور دنیا میں سینکڑوں جلسے ہوتے رہتے ہیں۔ اور بظاہر یہی دکھائی دیتا ہے۔ کہ جس طرح اور جلسوں میں لوگ تقریریں کرتے ہیں۔ اسی طرح یہاں بھی تقریریں ہوتی ہیں۔ مگر ان جلسوں کی شمولیت میں ہم وہ برکات نہیں سمجھتے جو اس جلسہ میں شامل ہونے سے حاصل ہوتی ہیں۔ دراصل اِس جلسہ کو اللہ تعالےٰ نے

ایک قسم کے حج کے مشابہ

قرار دیا ہے۔ اصل حج تو وہی ہے۔ جو رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وقت تھا۔ اور قیامت تک جاری رہے گا۔ مگر اس میں بھی شُبہ نہیں۔ کہ اس اجتماع کو اللہ تعالیٰ نے حج کے مشابہ ضرور قرار دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں؎

زمینِ قادیاں اب محترم ہے ؛ ہجومِ خلق سے ارضِ حرم ہے

اس کا مطلب ہی یہ ہے۔ کہ قادیان وہ زمین ہے جس میں خدا کے ارشاد کے ماتحت لوگ اکٹھے ہوتے ہیں۔ اور یہ ان کا اکٹھا ہونا ویسا ہی ہے۔ جیسے ارضِ حرم میں لوگ ہر سال اکٹھے ہوتے ہیں۔ پس

یہ اجتماع ارض حرم کے اجتماع کے مشابہ

ہے۔ یہ حج نہیں ہوتا۔ مگر حج کے مثل ضرور ہوتا ہے۔ اور ان دنوں قادیان مکہ نہیں بن جاتا۔ مگر

مکہ والی برکات

یہاں بھی نازل ہونے لگتی ہیں پس یہ جلسہ کے ایام معمولی برکات کے دن نہیں۔ بلکہ

بہت بڑا ثواب

اور اللہ تعالیٰ کے حضور بلند درجات حاصل کرنے کے دن ہیں۔ اور اب جبکہ جلسۂ سالانہ قریب آ رہا ہے۔ تمام جماعتوں کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وہ قادیان پہنچیں۔ اور ہر احمدی کو خواہ وہ کسی گوشۂ دنیا میں کیوں نہ پڑا ہو۔ مگر اس کے لئے ان دنوں قادیان پہنچنا ممکن ہو۔ یہ عزم کر لینا چاہیئے کہ وہ جلسہ میں ضرور شامل ہو گا۔ مَیں

اپنی جماعت کو نصیحت

کرنا چاہتا ہوں۔ کہ یہ ثواب حاصل کرنے کے دن ہیں۔ یہ اللہ تعالےٰ کی رحمت اور اس کی برکات جذب کرنے کے دن ہیں۔ یہ اللہ تعالےٰ کا قرب اور اس کے حضور درجات حاصل کرنے کے دن ہیں۔ اب ان کا کام ہے۔ کہ وہ چاہیں۔ تو اس جلسہ میں شامل ہو کر

اللہ تعالیٰ کے قرب

اور اس کی رحمتوں سے حصّہ وافر لیں۔ اور چاہیں۔ تو اس میں شامل نہ ہو کر ایک

ثواب کے موقعہ سے محروم

رہ جائیں؀

اس میں کوئی شُبہ نہیں۔ گزشتہ ایام میں چندہ خاص کی وجہ سے جماعت کو مالی تنگی ہے۔ اور اس موقعہ پر اور روپیہ خرچ کر کے آنا ایک بوجھ سا معلوم ہوتا ہے۔ خصوصاً ایسے وقت میں جبکہ

ساری دنیا میں مالی تنگی

کا دور دورہ ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں۔ یہ روکیں مومن کے راستہ میں حائل نہیں ہونی چاہئیں۔ ہم تو ایک خدا کے مامور کی تیار کردہ جماعت ہیں۔ ہمارے راستہ میں تو جو بھی مشکلات آئیں۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم انہیں عبور کر جائیں۔ اور کبھی بھی

مشکلات سے ڈر کر

اپنے فرائض کو نظر انداز نہ کریں؀

مَیں نے کئی دفعہ باہر شہروں میں دیکھا ہے۔ کہ بہت سے ننگے سر۔ ننگے پَیر اور نیلے کپڑے پہنے ہوئے سندھی لوگ دُور دُور سے پیدل چل کر آتے ہیں۔ تا کسی

بزرگ کی قبر کی زیارت

کر سکیں۔ حالانکہ اب کیا ہے ان کی قبروں میں وہ صرف نشان ہیں اس شان و شوکت کا جو کسی زمانہ میں ایک بزرگ کی وجہ سے ظاہر ہوئی۔ مگر اب معدوم ہے۔ مگر یہ جلسۂ سالانہ نشان ہے اُس شان و شوکت کا جو زندہ ہے۔ اور ہمیشہ دائم و قائم رہے گی۔ پھر وہ ظہور وقتی اور مقامی حیثیت رکھتا ہے۔ اور عالمگیر صورت اس کی نہیں تھی۔ مگر یہ وہ ظہور ہے۔ جس کا قیامت تک سلسلہ جاری رہے گا۔ اور جو

تمام زمانوں پر حاوی

ہے۔ پھر وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی ایک صفت کو ظاہر کرنے والا ظہور تھا۔ مگر یہ آپ کے

سارے جلال کو ظاہر کرنے والا ظہور

ہے۔ پس ان دونوں کا کیا مقابلہ ہو سکتا ہے۔ مگر لوگ ہیں۔ کہ پانچ پانچ سو میل سے پیدل چلکر ان قبروں کی زیارت کے لئے آتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ محبت روکوں کو دور کر دیا کرتی ہے۔ اگر دل میں اخلاص ہو۔ دل میں درد ہو۔ دل میں محبت ہو۔ تو خواہ کتنی بڑی مشکلات سامنے آ جائیں۔ وہ

ایک حقیر اور ذلیل چیز

نظر آتی ہیں۔ اور انسان انتہائی حقارت سے انہیں ٹھکرا دیتا ہے مگر اس کیلئے ضرورت ہے۔ کہ

عشق کی چنگاری

دل میں روشن ہو۔ ضرورت ہے کہ خشک فلسفہ دماغ پر غالب نہ ہو۔ اور ضرورت ہے۔ کہ محبت دل میں گدگدیاں لے رہی ہو۔ اگر انسان کی یہی حالت ہو تو پھر مشکلات کے پہاڑ بھی اگر اس کے سامنے آ جائیں۔ تو وہ ٹل جاتے ہیں۔ دریا آ جائیں تو خشک ہو جاتے ہیں۔ اور انسان ان پہاڑوں کو عبور کرتا ہوا اور دریاؤں کو چیرتا ہوا اس مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ جہاں اس کا

453 452
Digitized by Khilafat Library Rabwah

محبوب و مطلوب

ہو۔

مگر یہ اسی وقت ہوتا ہے۔ جب محبت کو نظر انداز نہ کیا جائے۔ جب اخلاص کو آنکھوں سے اوجھل نہ کیا جائے جب عشق کی چنگاری دل میں روشن رکھی جائے۔ اور اگر ایسا ہو تو تمام روکیں نہایت ہی بے وقعت اور ذلیل نظر آتی ہیں اور انسان نہایت آسانی کے ساتھ اپنا کام سرانجام دے سکتا ہے۔ پس باوجود ان روکوں کے جو اس سال ہماری جماعت کے احباب کے راستہ میں حائل ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ احمدیہ جماعت نہ صرف اسی اخلاص اور محبت سے جلسہ سالانہ پر آسکتی ہے جس طرح پہلے جلسوں میں شامل ہوتی رہی بلکہ پہلے سے زیادہ تعداد میں آسکتی ہے۔ اور میں یہ بھی امید کرتا ہوں کہ جس طرح ہماری جماعت کے احباب ہر سال جماعت کے علاوہ

دوسرے لوگوں کو اپنے ہمراہ

لایا کرتے ہیں اسی طرح اس سال بھی آئیں گے بلکہ کوشش کریں گے کہ پہلے سالوں سے زیادہ لوگوں کو اپنے ہمراہ لائیں۔ کیونکہ ہر سال مومن کے لئے پہلے سالوں سے زیادہ کامیابیاں اپنے ساتھ لایا کرتا ہے۔

اس کے بعد میں

قادیان کے لوگوں کو نصیحت

کرتا ہوں کہ ان پر سب سے زیادہ ذمہ واریاں ہیں۔ کیونکہ

قرب کے مقام پر آنا

کوئی معمولی بات نہیں ہوتی۔ شبلی ایک مشہور بزرگ گزرے ہیں۔ ان کی زندگی کا ایک مشہور واقعہ ہے۔ وہ اپنے زمانہ میں بہت بڑے کامیاب گورنر اور بادشاہِ وقت کے خاص مقربین میں سے تھے۔ ایک دفعہ ایسی حالت میں جب کہ وہ بادشاہ کے دربار میں بیٹھے تھے۔ ایک جرنیل بادشاہ کے سامنے پیش ہوا۔ جس نے بہت بڑی خدمات ملکی سرانجام دی تھیں بادشاہ نے خوش ہو کر اسے ایک بیش قیمت خلعت بطور انعام دیا۔ اس کی بدقسمتی تھی کہ اسے اس روز کچھ نزلہ کی شکایت تھی اور وہ رومال لانا گھر سے بھول گیا تھا اتفاقاً اسے دربار میں چھینک آئی اور کچھ فضلہ اس کے ناک سے گرا۔ اس نے گھبراہٹ میں ایک طرف مونہہ کر کے اسی خلعت کے ایک کونہ سے ناک پونچھ لیا۔ بادشاہ کی نظر اتفاقاً اس پر جا پڑی اور اس نے جب دیکھا کہ جرنیل نے اس کی خلعت کو ایسے بے جا طور پر استعمال کیا ہے تو وہ غصہ سے بھر گیا اس نے حکم دیا کہ اس جرنیل سے خلعت اتار لو۔ اسے عہدہ سے معزول کر دو اور اسے اسی وقت دربار سے نکال دو۔ تا آئندہ یہ میرے سامنے کبھی پیش نہ ہو۔

اس کی

تمام قربانیاں۔ اور جاں نثاریاں

اور اس کی تمام فدائیت بادشاہ کی نظر سے گر گئی۔ بھلا دی گئی مٹا دی گئی نظر انداز کر دی گئی اور اس کا صرف ناک پونچھنا نہایت ہیبت ناک اور بھیانک صورت میں بادشاہ کے سامنے آگیا وہ جرنیل اس وقت ذلیل کیا گیا۔ اس کا خلعت اتار لیا گیا اور اسے نہایت بے آبرو کر کے دربار سے نکال دیا گیا جس وقت اسے دربار سے نکالا جا رہا تھا تو شبلی جو اس بادشاہ کی طرف سے ایک علاقہ کے گورنر تھے اور اپنے علاقہ کے خطرناک طور پر

ظالم گورنر

مشہور تھے ان کی چیخیں نکل گئیں اور وہ بے اختیار رونے لگ گئے۔ پھر وہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا بادشاہ سلامت میرا استعفیٰ منظور ہو۔ میں گورنری سے دست بردار ہوتا ہوں بادشاہ حیران رہ گیا اور اس نے کہا شبلی۔ تجھے کیا ہو گیا شبلی نے کہا۔ بادشاہ سلامت آپ نے جو اس جرنیل کو خلعت دیا تھا وہ اس کی قربانیوں کے مقابلہ میں کیا حیثیت رکھتا تھا اس نے مدتوں اپنی جان کو خطرے میں ڈالا اپنی بیوی کو بیوگی کے سرے پر اور اپنی بیٹی کو یتیمی کے کنارے پر رکھا اس نے دن اور رات کام کیا اپنے آرام اور آسائش کو قربان کیا۔ مگر آج جب وہ آپ کے دربار میں پیش ہوا۔ اور آپ نے اس کی قربانیوں کو دیکھتے ہوئے اسے خلعت دیا تو محض

معمولی سی فروگذاشت

پر آپ نے اسے عہدہ سے معزول کر دیا۔ خلعت اتار لیا اور دربار سے نکلوا دیا۔ میں سوچتا ہوں مجھے بھی اپنے خدا کی طرف سے ایک گورنری کا خلعت ملا ہوا ہے۔ معلوم نہیں میں نے کتنوں پر ظلم کیا ہو گا۔ کتنوں کو نقصان پہنچایا ہو گا اور کس قدر اس خلعت کی بے حرمتی کی ہو گی۔ میں نہیں سمجھ سکتا جب میں اپنے

خدا کے دربار میں حاضر

ہوا تو اس خلعت کی بے حرمتی کی وجہ سے میرے ساتھ کیا سلوک کیا جائیگا۔ پس بادشاہ سلامت۔ میرا استعفیٰ منظور کیجئے۔ مجھے یہ خلعت منظور نہیں۔ بادشاہ نے انہیں بہتیرا سمجھایا۔ مگر وہ نہ مانے اور استعفیٰ دے دیا۔ تو

قرب کا مقام

جہاں بہت سی برکات کا موجب ہوتا ہے وہاں ایسے مقام میں رہنے سے انسانی ذمہ واریوں میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے آپ لوگوں کی ذمہ داریاں بھی دوسرے لوگوں سے بہت بڑھی ہوئی ہیں اور آپ لوگوں کو بھی

خدا کی طرف سے ایک خلعت

ملا ہے اور وہ خلعت مہمانوں کی آؤ بھگت اور ان کی خاطر تواضع ہے یہ خلعت خدا کے قائم مقام ہونے کا ہے کیونکہ سلسلۂ حقہ کے مہمانوں کا

اصل مہمان نواز

دراصل خدا تعالیٰ ہی ہوتا ہے۔ اور جس قدر مہمان آئیں۔ وہ خدا کے مہمان ہوتے ہیں۔ پس چونکہ ان کا اصل میزبان خدا تعالیٰ ہوتا ہے اس لئے جو جماعت ان کی مہمان نوازی کے لئے کھڑی ہوتی ہے وہ درحقیقت خدا تعالیٰ کا قائم مقام ہوتی ہے ایسے عظیم الشان مقام پر جو جماعت کھڑی ہو۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی

اس خلعت کی بے حرمتی

کرے یا اپنے اس شرف کو کسی کوتاہی کی وجہ سے بٹہ لگائے تو یہ کس قدر افسوس کا مقام ہو گا۔

پس میں آپ لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے اوقات اور اپنے مکان آنے والے مہمانوں کی مہمان نوازی کے لئے پیش کریں۔ ہر شخص جس کے پاس کوئی مکان ہو وہ جس حد تک ممکن ہو سکے اپنا مکان مہمانوں کے لئے خالی کر دے اور اسے ان لوگوں کے سپرد کر دے جو منتظم مکانات ہیں۔ صرف اپنے حصہ میں اتنا مکان رکھا جا سکتا ہے جس سے کم رکھنا ناممکن ہو اور جو زائد حصہ ہو اسے خود بخود کارکنوں کے سامنے پیش کر دینا چاہئیے۔

مجھے کئی لوگوں کی شکایات پہنچی ہیں کہ وہ باوجود وعدہ کرنے کے اپنے مکانات دینے سے انکار کر دیتے ہیں اور

صرف تین دن کے لئے

بھی اپنے آپ پر تنگی برداشت نہیں کرتے۔ میں ایسے لوگوں سے کہوں گا کہ تم نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہوا ہے اگر تم سال میں سے صرف تین دن کے لئے بھی اس عہد پر عمل نہیں کر سکتے تو

تم سے زیادہ جھوٹا

اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ تم دنیا کے سامنے تو یہ کہتے ہو کہ ہمارا مال اور ہماری جان اللہ تعالیٰ کے راستہ میں قربان ہونے کے لئے حاضر ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ تم صرف ایک ہفتہ کے لئے بھی اپنے مکانات خالی نہیں کرتے اور اس طرح اپنے عمل سے اپنے قول کی تکذیب کرتے ہو۔

دنیا میں کون ایسا بیوقوف سے بیوقوف اور بیہودہ سے بیہودہ انسان ہے جو شادی کے موقع پر اپنے مکانوں کو بند رکھے اور یہ پسند کرے کہ میں تو آرام میں رہوں مگر میرے مہمان گلی میں پڑے رہیں۔ جب شادیوں کے موقعہ پر آنے والے مہمانوں کا احترام کیا جاتا ہے تو وہ جو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کے مہمان

ہوں ان کے لئے جو شخص اپنے مکانات خالی نہیں کرتا وہ خدا کے حضور بہت بڑا مجرم ہے۔ پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ ہر وہ شخص جس کے پاس مکان ہو۔ ہر وہ شخص جس کو پاس وقت ہو ہر وہ شخص جس کو پاس صحت ہے وہ اپنے مکان اپنے وقت اور اپنی صحت کے لحاظ سے جس حد تک قربانی کر سکتا ہے کرے اور اپنی طاقتوں کو سلسلہ کے کارکنوں کے سپرد کر دے۔ تا وہ ایک بے حقیقت۔ حقیر اور

نہایت ادنیٰ سا ثبوت

اس امر کا مہیا کر دے کہ وہ فی الواقع دین کو دنیا پر مقدم رکھتا ہے جیسے اس نے بتایا ہے۔ میرے پاس کئی لوگوں کے متعلق ایسی شکایات آتی ہیں کہ وہ اپنے مکان خالی نہیں کرتے۔ اس کے متعلق میں جہاں مکانات دینے والوں کو کہتا ہوں کہ وہ کم سے کم جگہ اپنے لئے مخصوص کر کے باقی مکان مہمانوں کے لئے خالی کر دیں وہاں میں مکانات لینے والوں کو بھی نصیحت کرتا ہوں کہ انہیں

دوسروں کی تکالیف

اور مجبوریوں کا خیال رکھنا چاہئیے۔

میں تو سمجھتا ہوں اگر ہمارے مکانات کی تنگی کسی وقت اس حد تک پہنچ جائے کہ مکانوں میں سے ہمارے نکلے بغیر مہمانوں کا گذارہ نہ ہو سکے تو ہمارا فرض ہے کہ ہم مکانوں سے نکل جائیں اور سارے مکان اپنے مہمانوں کے لئے خالی کر دیں۔ ٭

میں امید کرتا ہوں کہ باہر کے دوست اور قادیان کے احباب بھی

ان نصائح پر عمل

کرنے کی کوشش کریں گے جو میں نے ابھی کی ہیں اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی کوشش کریں گے۔ یہ خدائی ذمہ داریاں ہیں اور ان کا ادا کرنا تمام ذمہ داریوں سے بڑھ کر ضروری ہے۔

تحریکِ وصیت کیلئے وقت دینے والوں کو
اطلاع

جن دوستوں نے اپنا قیمتی وقت بموقع جلسہ سالانہ ۱۹۳۱ء تحریک وصیت کے لئے وقف کیا ہے ان کے نام دفتر ہذا کی طرف سے یہ خدمت ان کے سپرد کی گئی ہے۔ ان کی خدمت میں عرض ہے کہ دار الامان قادیان پہنچتے ہی دفتر ہذا میں تشریف لا کر متعلقہ کاغذات حاصل کر لیں تاکہ وقت پر کام شروع کر سکیں۔ سکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان

مذاہب عالم

رام سنیہی

ہندو دھرم میں شویت کا ذکر احباب ایک گذشتہ پرچہ میں پڑھ چکے ہیں۔ اور مطالعہ کر چکے ہیں۔ کہ اس کے اندر کیا کیا خرافات بھری پڑی ہیں۔ آج ہندو دھرم کی ایک اور جاتی کا جو کہ رام سنیہی کے نام سے مشہور ہے۔ ذکر کیا جاتا ہے

عبادت

یہ لوگ میواڑ کے علاقہ میں کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ یہ لوگ نہ تو عام ہندوؤں کے رسم و رواج کے پابند ہیں۔ اور نہ ہی ان کی عبادات کے قائل۔ ان کا ورد جس کو ہر ایک رام سنیہی پڑھنا اور جپنا اپنا فرض اولین قرار دے دیتا ہے۔ رام کا لفظ ہے۔ ان کے گرو کا یہ اپدیش ہے۔ کہ جو آدمی رام کا نام لیتا ہے۔ اس کو وید شاستر اور دیگر دھرم گرنتھ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ اور نہ ہی اس کے بعد نجات کے لئے کسی اور عمل کی ضرورت ہے۔ چنانچہ وہ اپنی ایک کتاب میں لکھتا ہے

بھرم روگ تب ہی مٹیا۔ رٹیا نرنجن رائے
تب جم کا کاگج پھٹیا کٹیا کرم تب جا

یعنی رام رام کہنے سے انسان یم راج کے پاپ سے چھوٹ جاتا ہے۔ اور سورگ کو پاتا ہے۔ یم راج کے فرشتہ اس کو ہرگز ہرگز تکلیف نہیں دے سکتے۔ کیونکہ اس نے بھیدے ایک دفعہ رام کا نام لے لیا ہے۔ پس تمام عملوں کے قائم مقام میں اسی کا ایک بار رام کا نام لینا ہے۔

پھر وہ لکھتے ہیں۔ کہ

مہا نام پرتاپ کی رسنو مردن جیت للے
رام چرن انسار ٹوٹ کرم سنگل جھڑ جا
رام بھجت کھٹیا ب کرتا۔ چندر سو روی پر کرما
رام کہیئے تن کون بھئی ناہیں۔ تین کو وہی کیرتی گاہیں
رام نام نکھ پھر ترائی۔ بھگتی ہیتی اوتار ہی دھری جا

ترجمہ:۔ رام نام کی تعریف و توصیف ذرا کان لگا کر سنو جو آدمی رام نام کا ورد کرتا ہے۔ اور ہر وقت اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے۔ اسی کو زبان پر لاتا ہے۔ وہ اعمال کے پھندے سے چھوٹ جاتا ہے۔ یعنی اس کو عمل کرنے کی کوئی ضرورت نہیں وہ اب اس لائق ہے۔ کہ سیدھا سورگ میں چلا جائے۔ انسان جس وقت رام نام لیتا ہے۔ وہ تمام پاپوں سے چھوٹ جاتا ہے اور سورج اور چاند اور ستارے سارے کے سارے آ کر اس کا طواف کرتے اور اس کے پاؤں چومتے ہیں۔ جو آدمی ایک دفعہ بھی رام کا نام لیتا ہے۔ وہ گہرے سمندر سے پار ہو جاتا ہے اور جو لوگ رام نام کا جاپ نہیں کرتے۔ خواہ وہ کتنے ہی اعمال صالحہ کیوں نہ کریں۔ وہ ہرگز ہرگز مرنے کے بعد جنت میں داخل نہیں ہو سکتے ٭

بانی کے حالات

اس مت کا بانی ایک شخص رام چرن نام کا ہے۔ جو میواڑ کے علاقہ شاہ پور میں پیدا ہوا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ یہ پڑھا لکھا نہ تھا۔ لیکن پھر بھی اس نے ہندو دھرم کے کئی لوگوں کو اپنا پیرو بنا لیا۔ یہ اپنے ماننے والوں کو اپنے کھانے سے بچے ہوئے روٹی کے ٹکڑے دیتا۔ جس کو وہ لوگ متبرک طور پر کھاتے اور جب عورتیں اور مرد زیارت کے لئے آتے۔ اس کے پیرو خواہ مرد ہوں۔ یا عورتیں جب اس کی زیارت کے لئے آتیں۔ تو زمین پر گر کر سلام کرتے ہیں۔ اور ساتھ ساتھ رام نام کا ورد کرتے جاتے ہیں۔ جو آدمی ایسا نہیں کرتا۔ اس کو خارج کر دیا جاتا ہے اس کا حکم ہے۔ کہ جب میرے مرید میرے سامنے ہوں۔ تو برہمن اور بھنگی ایک برابر ہے۔ ان دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اور یہ ظاہری اونچ نیچ اس وقت اڑ جاتی ہے۔ چنانچہ کھانے پر بھی وہ سب اکٹھے بیٹھتے ہیں اور رام کا نام جپتے ہوئے سب اکٹھے روٹی کھاتے ہیں ٭

مذہبی کتاب

یہ وید کو تو الہامی مانتے ہی نہیں۔ اور نہ ہی اس کی تعلیم کو قابل عمل خیال کرتے ہیں۔ چنانچہ ان کے گرو کی تعلیم ہے۔ کہ

وید پران پڑھے پڑھ گیتا۔ رام بھجن بنا رہی گئے ریتا

یعنی وید کا پڑھنا اور پران کا مطالعہ کرنا اور گیتا کا جپ کرنا یہ سارے کے سارے رام نام کے بغیر کسی کام کے نہیں۔ اور نہ ہی انسان کو نجات تک پہنچا سکتے ہیں۔

گوتنڈا پنتھی

اس مذہب کی ایک شاخ ہے۔ جو گوتنڈا پنتھی کے نام سے مشہور ہے۔ اس کا بانی رام داس نام کا میواڑ میں پیدا ہوا۔ جنہوں نے اپنے چیلوں کو سوائے چند ایک باتوں کے رام سنیہی مذہب کے عقائد ہی بتائے ہیں۔ یہ لوگ عموماً مٹی کے بڑے بڑے گونڈوں میں کھاتے ہیں۔ اور عموماً گھگوے کپڑے پہنا کرتے ہیں۔ اس کے پیشوا کسی کو چیلہ بناتے وقت اپنی جوٹھ کھلاتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے گرو کو ایشور سے بڑا مانتے ہیں۔ اور ان کا عقیدہ ہے۔ کہ ان کا گرو وہ کام کر سکتا ہے جس پر نعوذ باللہ ایشور بھی قادر نہیں اور اس کا بت بنا کر اس کی پوجا کرتے ہیں۔ اس مت کے پیرو اپنے گرو سے علیحدہ ہوتے وقت بطور تبرک کے اس کے ناخن اور ڈاڑھی کے بال لے جاتے ہیں۔ اور ہر روز انہیں کی پرستش کرتے ہیں۔ اور ان کو دھو کر پانی پیتے ہیں۔ اور اس میں وہ اپنی نجات خیال کرتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مراسلات

کشمیر میں مسلمانوں سے ناانصافی کی ایک بیّن مثال

آج سے ایک چوتھائی صدی پیشتر۔ موضع نائب گام پرگنہ تحصیل واتنی پورہ کشمیر۔ کے ایک معزز زمیندار سید غلام رسول شاہ صاحب اندرابی کا ہونہار فرزند۔ سید عبداللہ شاہ تعلیم حاصل کرنے کے لئے سری نگر آیا۔ ۱۹۰۹ء میں سٹیٹ ہائی سکول میں اس نے انٹرنس پاس کیا۔ اور ایک سال کی جدوجہد اور تگ و دو کے بعد سب جج صاحب عدالت کشمیر کے دفتر میں پندرہ روپے کا عارضی محرر ہوا۔ ۱۹۱۱ء میں ریاست نے دو وظیفے ایگریکلچر ٹریننگ کے لئے منظور کئے۔ مولوی نذیر احمد صاحب۔ بی اے۔ سب جج نے اس نوجوان کی اعلیٰ ذہانت وفطرت اور دماغی قابلیت کو دیکھتے ہوئے کوشش کر کے ایک وظیفہ بلحاظ کشمیری زمیندار ہونے کے اسے دلوایا۔ دوسرا وظیفہ پنڈت اندرسن سپرنٹنڈنٹ محکمہ خاطر تواضع کشمیر کے فرزند پنڈت اندرکشن کو ملا۔

دونوں پنجاب جاکر لائل پور کے زراعتی کالج میں ٹریننگ کرتے رہے۔ چار سال کے بعد ۱۹۱۵ء میں جب واپس آگئے تو پنڈت اندرکشن چونکہ فیل ہوا تھا۔ اس لئے اس کو محکمہ خاطر تواضع میں چالیس روپے کی اسامی ملی۔ سید عبداللہ شاہ۔ ایل۔ اے۔ جی کی ڈگری حاصل کر کے آیا تھا اس لئے کافی عرصہ تک در بدر پھرتا رہا۔ آخر مسٹر ٹالبٹ صاحب کمشنر بندوبست کی کوشش سے آپ کو محکمہ ایگریکلچر میں پچاس روپے کی اسامی ملی۔ پانچ سال تک آپ نے نہایت محنت و دیانتداری اور قابلیت سے کام کر کے محکمہ زراعت کشمیر کا نام خوب روشن کیا۔ مگر پچاس روپے سے اوپر آپ کی ترقی نہ ہوئی۔ اسی دوران میں محکمہ ایگریکلچر کا ناظر پنڈت گوپی ناتھ مٹو مبلغ بارہ ہزار کی سرکاری رقم غبن کر کے بھاگ گیا۔ پولیس نے تفتیش شروع کی۔ مگر پنڈت صاحب کا کوئی سراغ نہ ملا۔ مہاسبھائی کارپردازان نے دفتر کے سپرنٹنڈنٹ کو معطل کرا کے سپرد عدالت کر دیا۔ صرف اس لئے کہ اس کا نام "محمد عبدالحمید" تھا۔ سید عبداللہ شاہ کے پھانسنے کی بھی سر توڑ کوشش ہوئی۔ مگر اس میں ان کو کامیابی نہ ہوئی۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب کافی عرصہ تک عدالت میں ذلیل ہو کر آخر بری تو ہوئے۔ مگر رام گوپال صاحب ڈائرکٹر نے آپ کو ہمیشہ کے لئے اس محکمہ سے نکال دیا۔ اس واقعہ سے سید عبداللہ کو یقین ہوا۔ کہ ترقی تو درکنار۔ یہاں ملازمتی سے وقت گذارنا بھی ایک مسلمان کے لئے دشوار ہے۔

چنانچہ آپ ۱۹۲۱ء میں چند ماہ کی رخصت لے کر پنجاب آئے۔ ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ پنجاب کے جوہر شناس اور بے تعصب افسران نے آپ کو تین سو پچاس روپے کی اسامی پیش کی۔ اور آپ نے یہاں سے ہی کشمیر کے محکمہ ایگریکلچر کو اپنا استعفیٰ بھیج دیا۔ اس دن سے آپ وہیں ملازمت کرتے ہیں۔ اور ان دنوں پانچ سو روپیہ ماہوار تنخواہ پاتے ہیں۔ یہاں پر یہ ظاہر کرنا بھی خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ کشمیر کے محکمہ ایگریکلچر نے سید عبداللہ شاہ صاحب کی جگہ جس شخص کو لگایا۔ اس کو شروع سے ہی ایک سو پچاس روپے ماہوار تنخواہ دی گئی۔ کیونکہ وہ پنڈت صاحب تھے۔ (رند کاشمیری)

مسٹر محمد عبداللہ اور ہندو اخبارات

ہندو اخبارات "ملاپ" "پرتاپ" وغیرہ کشمیری مسلمانوں کے مسلمہ ومحبوب لیڈر شیخ محمد عبداللہ صاحب کو "کشمیر کا بچہ سقہ" کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ ہمارا مشورہ ہے کہ وہ ایسا نہ کیا کریں۔ کیونکہ یہ تشبیہ گورنمنٹ کشمیر کے لئے ایک فال بد ہے۔ بچہ سقہ نے ایک خود مختار۔ اور صاحب شوکت بادشاہ کا تخت الٹ کر اسے بے خانماں کر دیا تھا۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ اس کا اپنا انجام بھی برا ہوا۔ کیونکہ اس کی اپنی نیت نیک نہ تھی۔ اور وہ اپنی ذات کے لئے لڑا۔ لیکن ہمارا لیڈر اپنی ذات کے لئے نہیں۔ بلکہ اپنی درماندہ اور مظلوم قوم کے لئے سب تکالیف اٹھا رہا ہے۔ (ناصح مشفق)

نظارت تعلیم وتربیت کا اعلان

نظارت ہذا نے سیکرٹریان تعلیم وتربیت کی سہولت کے لئے رجسٹر تیار کئے ہیں۔ جن کے ذریعہ وہ آسانی سے ماہواری رپورٹیں بھیج سکتے ہیں۔ لیکن اب چونکہ وہ رجسٹر ختم ہو گئے ہیں۔ اور دوبارہ چھپوائے جارہے ہیں۔ جن سیکرٹری صاحبان نے ابھی یہ رجسٹر نہ خریدا ہو۔ وہ بواپسی اطلاع دیں۔ تاکہ دوبارہ اسی تعداد میں چھپوائے جائیں۔ سکرٹری صاحبان جلسہ کے موقعہ پر خود یا کسی دوسرے دوست کے ذریعہ یہ رجسٹر ضرور منگوالیں۔ قیمت ایک روپیہ ہے۔ وی پی منگانے میں ۱۲ر زائد خرچ ہوں گے۔ (ناظر تعلیم وتربیت قادیان)

آہ! حضرت مولوی عبدالسلام صاحب کاٹھ گڑھی مرحوم

جو پیدا ہوا ہے اسے ضرور مرنا ہے۔ موت ہر زندہ مخلوق کی اس زندگی کا انتہا ہے۔ سب امیر و غریب اس رستے سے گزرتے رہے اور سب کو گزرنا ہے۔ پر مبارک ہیں وہ افراد جو اپنی چند روزہ زندگی کو خدا کے نام پر اور اس کے دین کی خدمت میں صرف کریں۔ وہ دنیا میں نہ ہوں گے مگر ان کی لازوال عزت انسانی قلوب پر منقوش رہے گی۔ کیونکہ انہوں نے اپنی سب سے قیمتی چیز کو انسانیت کی خدمت میں لگایا۔ مکرم جناب چودہری عبدالسلام صاحب مرحوم ان لوگوں میں سے تھے۔ جنہوں نے اس حیات مستعار کو کبھی اپنا نہیں سمجھا۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی ایک امانت سمجھا۔ جسے وہ ہمیشہ برمحل خرچ کرتے رہے۔ چودہری صاحب موصوف دوآبہ جالندہر کی ان چند ہستیوں میں سے ایک تھے۔ جو اس علاقہ میں احمدیت کے مستقبل کی شاندار عمارت کے معمار ہیں۔ چودہری صاحب کو میں اپنے بچپن سے جانتا ہوں۔ ان کی نیکی و تقویٰ کے اپنے و بیگانے شاہد ہیں۔ وہ ایک فرشتہ سیرت انسان تھے۔ مجھے جہاں تک ان کے حالات زندگی مطالعہ کرنے کا موقع ملا ہے۔ میں نے ان میں دو باتیں خاص طور پر قابل رشک دیکھی ہیں۔ ایک تو وہ دین کے کام اور بنی نوع انسان کی ہمدردی کو اپنے آرام اپنی ضروریات پر بہرحال مقدم رکھتے تھے۔ اور تمام علاقہ بھر میں جہاں ان کی ضرورت محسوس ہوتی تھی۔ تکلیف اٹھا کر بھی پہنچتے تھے۔ خدا نے علم۔ سمجھ اور فراست بھی بہت اچھی عطا کی تھی۔ اس لئے اخلاص اور علم نے مل کر ایک خوبصورت شکل اختیار کر لی تھی۔ دوسری خوبی ان میں یہ تھی۔ کہ وہ بہت ہی منکسر المزاج اور متواضع واقع ہوئے تھے۔ اس موضوع میں اگر میں یہ کہوں۔ کہ وہ بہت سے مخلصین سے بھی آگے تھے تو اس میں ذرہ بھر بھی مبالغہ نہیں۔ ان کی [illegible] سادگی اور انکسار کو دیکھ کر ناواقف آدمی خیال بھی نہ کر سکتا تھا۔ کہ آپ راجپوت ہیں۔ کبر۔ انانیت اور بڑائی کا احساس تک نہ تھا۔ ہر انسان سے خندہ پیشانی اور محبت سے پیش آتے تھے۔ اور جہاں تک ان کے بس میں ہوتا۔ ہر محتاج کی مدد کرتے۔ اپنی قوم میں سے بعض خلاف شریعت رواجات کے دور کرنے میں نہایت مردانگی سے تکالیف کا مقابلہ کیا۔ خدا تعالیٰ ان کو بہترین جزا عطا فرمائے اور ان کے مدارج جنت میں بلند کرے۔ پسماندگان کو صبر جمیل بخشے۔ ان کی اولاد کو اپنے نیک باپ کے نقش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گوشوارہ آمد و خرچ پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد از یکم اکتوبر ۱۹۳۰ء لغایت ۳۰ ستمبر ۱۹۳۱ء

	مد تبلیغ	مد متفرقہ خارجیہ	ریزرو فنڈ یا مد امور آمدِ اوریہ	میزان
بقایا سال گزشتہ	۴۰۸-۰-۰	۱۲۲-۴-۳	۲۱۲-۰-۰	۷۴۳-۳-۳
آمد سال رواں	۵۱۹-۱-۹	۲۵۹-۸-۶	۲۵۹-۸-۶	۱۰۳۸-۲-۹
میزان کل آمد	۹۲۶-۲-۹	۳۸۲-۲-۹	۴۷۱-۸-۶	۱۷۸۱-۶-۰
اخراجات سال رواں	۳۰۳-۸-۰	۲۲۳-۰-۹	-	۵۲۶-۸-۹
بقایا	۶۲۳-۱۴-۹	۱۵۹-۶-۰	۴۷۱-۸-۶	۱۲۵۴-۱۳-۳

تفصیل آمد سال انجمن وار حسب ذیل ہے

(۱) انجمن احمدیہ پشاور ۔ ۱۷۴-۴-۶
(۲) " نوشہرہ ۔ ۱۵۵-۴-۰
(۳) " مردان ۔ ۲۲۴-۵-۰
(۴) " کوہاٹ ۔ ۷۳-۸-۰
(۵) " خیبر ایجنسی ۔ ۳۶-۱۵-۰
(۶) " مالاکنڈ ۔ ۱۸-۸-۰
(۷) " سرائے نورنگ ۔ ۴۸-۵-۰
(۸) انجمن احمدیہ بنوں ۔ ۹-۳-۰
(۹) " ڈیرہ اسمٰعیل خان ۔ ۲۵-۱۵-۰
(۱۰) " چارسدہ ۔ ۵-۰-۰
(۱۱) " پاراچنار ۔ ۱-۰-۰
(۱۲) از میاں اعراف اللہ صاحب صوابی ۔ ۱۲-۱۴-۰
(۱۳) دیگر آمد ۔ ۵-۱-۳

میزان ۔ ۱۰۳۸-۲-۹

تفصیل اخراجات

(۱) مد تبلیغ ۔ اجراء اخبارات سلسلہ بنام لائبریری ہائے صوبہ و دیگر افراد ۔ ۱۹۶-۰-۰
طباعت ٹریکٹ ہائے مقامی و ندائے ایمان ۔ ۵۳-۶-۰
اسلامی اصول کی فلاسفی ۵۰۰ نسخہ ۔ ۵۴-۲-۰
۳۰۳-۸-۰

(۲) مد متفرقہ امور خارجیہ
ہندو راج کے منصوبے برائے تقسیم ۔ ۳۱-۴-۰
کتاب انڈین پرابلمز برائے تقسیم ۔ ۲۷-۰-۰
تحفہ لارڈ اردون انگریزی برائے تقسیم ۔ ۵۵-۶-۰
طباعت چٹھیات و ریزولیوشن ہائے بزبان انگریزی ۔ ۳۱-۸-۰
اخراجات ڈاک و سٹیشنری وغیرہ ۔ ۴۵-۱۵-۶ } اسمیں جملہ خرچ تقسیم ٹریکٹ ہائے و کتب ہائے شامل ہے۔
اخراجات مہمان نوازی اجلاس سالانہ ۱۹۳۰ء ۔ ۳-۱۵-۶
قیمت طلسمی پریس برائے دفتر انجمن ۔ ۱۷-۰-۰
اخبار الفضل بنام جنرل سکرٹری صاحب ۔ ۱۰-۶-۰ } یہ اخبار سابق جنرل سکرٹری صاحب کے جلاس ۳۱ء میں مستعفی ہو جانے پر بند ہوا۔
۲۲۳-۰-۹

تفصیل آمد سے ظاہر ہے۔ کہ بعض انجمنوں کی طرف سے پورا چندہ نہیں آیا۔ مثلاً جماعت بنوں نے ۸/۷/- کی رقم ماہ فروری اور ۱۲/- ماہ اپریل ۱۹۳۱ء میں یعنی کل ۹/۳/- کی رقم بھیجی۔ اسی طرح سے پاراچنار اور چارسدہ کی جماعتوں نے پوری توجہ نہیں کی۔ جن جن جماعتوں کے ذمہ بقایا ہے۔ وہ مہربانی کر کے جلد تر بقایا بھیجدیں۔ جماعت ایبٹ آباد کی طرف سے ۲۰/- روپیہ اور سالپور سے ۱۴/۱۲/- ماہ اکتوبر ۱۹۳۱ء میں موصول ہوئے ہیں۔ جماعتہائے مانسہرہ۔ دانہ۔ بالاکوٹ۔ وردش۔ رزمک۔ عیدک اور ٹوچی مہربانی فرما کر متوجہ ہوں۔ اور ہر قسم کے مرکزی چندوں کا دسواں حصہ حسب الحکم حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ (سوائے چندہ جلسہ سالانہ کے) ماہ بماہ فنانشل سکرٹری کے حسب ذیل پتہ پر بھیجتے رہیں۔ فقط والسلام۔

(خاکسار۔ شمس الدین (فنانشل سکرٹری پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد)

جماعت احمدیہ میں قربانی کی روح!

جماعت احمدیہ امرتسر جس قدر مشکلات میں سے گزر رہی ہے۔ اور مخالفین سلسلہ جس قسم کے جور و ستم اس پر ڈھا رہے ہیں۔ وہ محتاج بیان نہیں۔ مگر مومن کو جس قدر زیادہ مصائب اور تکالیف کا سامنا کرنا پڑے۔ اس کا ایمان اسی قدر مضبوط ہوتا جاتا ہے۔ جلسہ سیرۃ النبی صلعم کے بعد خواجہ عبید اللہ صاحب ولد خواجہ ثناء اللہ صاحب اوورسیر نے اپنی جائداد کا ۱/۱۰ حصہ ۳۲۲۷/- روپے اور مسماۃ تاج بی بی صاحبہ بیوہ خواجہ ثناء اللہ صاحب نے اپنی جائداد کا ۱/۱۰ حصہ ۱۵۱/۱۱/- روپیہ یکمشت وصیت کی مد میں ادا کر کے اس امر کا ثبوت دیا ہے۔ کہ مومن مشکلات سے کسی صورت میں بھی نہیں گھبراتا۔ بلکہ اس کا قدم ہر وقت ترقی کی طرف جاتا ہے۔ خواجہ عبید اللہ صاحب نے یہ بھی وصیت کی ہے۔ کہ وہ اپنی ماہوار آمد ۱۸۲/- کا دسواں حصہ تا زیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے۔ آمین۔

اسی سلسلہ میں سید بہاول شاہ صاحب سکرٹری وصایا امرتسر کی کوشش قابل شکریہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو مزید خدمات سلسلہ کا موقع عطا فرمائے۔ آمین۔

(سکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی قادیان)

آل انڈیا مسلم لیگ کا بائیسواں سالانہ اجلاس

دلی محترمے۔ میں آپکو مطلع کرتا ہوں۔ کہ آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کے اجلاس منعقدہ ۲۲ نومبر ۱۹۳۱ء میں یہ طے پایا ہے۔ کہ لیگ کا بائیسواں سالانہ اجلاس دہلی میں ۲۶ ۲۷ دسمبر ۱۹۳۱ء کو منعقد ہو۔ اس اجلاس کی صدارت کیلئے جناب چوہدری ظفر اللہ خانصاحب ممبر راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کا انتخاب عمل میں آیا ہے۔

غالباً مجھکو آپکی خدمت میں یہ عرض کرنیکی ضرورت نہیں۔ کہ ملک کے موجودہ نازک سیاسی حالات کیوجہ سے عموماً اور گول میز کانفرنس کے انجام کیوجہ سے خصوصاً جو اہم تبدیلیاں حکومت ہند کے دستور اساسی میں ہونیوالی ہیں لیگ کا یہ اجلاس اپنی ایک بہت ہی مخصوص اہمیت رکھتا ہے۔

جیسا کہ جناب کو معلوم ہے کہ آل انڈیا مسلم لیگ نے گزشتہ پچیس سال کے دوران میں ملک اور مسلمانوں کے مفاد کی بہت کچھ خدمت کی ہے۔ لیگ کی یہ حیثیت کہ صرف یہی ایک ایسی جماعت ہے جسے مسلمانان ہند کی سیاسی انجمن کہا جائے عام طور پر تسلیم کیجاتی ہے۔ اسکے دروازے ہر شخص کے لئے کھلے ہیں۔ یہ ایک ایسی مجلس ہے۔ جہاں ہر قسم کی سیاسی رائیں آزادانہ ظاہر کی جا سکتی ہیں۔ اور اپنے قواعد و ضوابط کے مطابق اس کے فیصلے کثرت رائے کے ذریعہ سے ہوتے ہیں۔ اسلئے سیاسی دور اندیشیوں کا اقتضاء یہی ہے۔ کہ ہر گروہ اور خیال کے بزرگان ملت دہلی کے اجلاس میں شریک ہوں اور ٹھنڈے دل سے حالاتِ حاضرہ پر غور و خوض کرنے کے بعد لیگ کے پلیٹ فارم پر مسلمانوں کیلئے ایک متفقہ لائحہ عمل تیار کریں۔ ان حالات کو مد نظر رکھ کر جناب سے بادب و بغایت صمیمیت مستدعی ہوں کہ جناب اپنی اس سیاسی انجمن کے اس اہم ترین اجلاس میں ضرور شرکت فرمائیں۔ کیونکہ ملک کے سیاسی مستقبل کے ایک طویل مدت کیلئے بننے اور بگڑنے کا بہت کچھ انحصار اسی لیگ کے فیصلہ پر ہے۔ از راہ کرم دفتر استقبالیہ کمیٹی آل انڈیا مسلم لیگ کو اپنے دہلی پہنچنے کی صحیح تاریخ اور وقت سے نیز دوران قیام کے متعلق اپنی خصوصی ضروریات سے مطلع فرما کر رہین منت فرمادیں۔ تاکہ مناسب اور بروقت انتظامات کئے جا سکیں۔

(خادم ملت۔ (سر) محمد یعقوب (نائٹ) ایم ایل اے آنریری سکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ)

455 454

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ رجسٹرڈ

پیلی بھیت کیوں مشہور ہے

اس لئے کہ وہاں سے بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کی ایک مشہور دوا بہرا پن کی "روغن کرامات" دنیا میں پہنچتی ہے۔ ہزار ہا ڈاکٹر اور انگریز جس کی قدر کرتے ہیں۔

بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات

نیست بہرا پن

کان بہنے اور طرح طرح کی آوازیں ہونے اور کان کی ہر ایک چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی بیماری کی ایک خاص مفت دوا ہے۔ قیمت فی شیشی عہ جن صاحبان کو اعتبار نہ ہو وہ خود پیلی بھیت تشریف لا کر علاج کرا سکتے ہیں۔ دھوکہ دینے والے مکار ٹھگوں اور جعل سازوں نقالوں سے بچنا آپ کا فرض ہے۔ ہمارا پتہ یہ ہے۔ **کان کی دوا بلب اینڈ سنز پیلی بھیت۔ یو۔ پی**

سستی زمین ارزاں نرخ پر

محلہ دارالبرکات میں ریلوے سٹیشن سے جانب جنوب مغرب دو کنال زمین فروخت کرنا چاہتا ہوں۔ جو صاحب لینا چاہیں۔ مندرجہ ذیل پتہ سے خط و کتابت یا اپنے کسی معتبر کی معرفت معاملہ طے کر لیں۔ علی العموم نرخ اس نواح میں ۱۵ روپے - ۱/۲ ۷ روپے فی مرلہ ہے۔ میں بوجہ ضرورت رعایت دونگا۔ دس دس مرلے کے ٹکڑوں میں بھی تقسیم کر کے دی جا سکتی ہے۔

المشتہر:- **علی احمد احمدی ٹھیکیدار ریلوے سٹیشن قادیان مغلانی**

اردو شارٹ ہینڈ

مختصر نویسی سیکھئے

مسٹر جی۔ ایم۔ مہتہ۔ ایف۔ ایس۔ ڈی ایس۔ سی۔ ٹی۔ ایس۔ ڈی (انگلینڈ) ایم۔ آئی۔ ایس۔ ڈی۔ ایم۔ (بیرسٹر) پرنسپل صاحب انڈین کارسپونڈنس کالج بٹالہ کی تازہ تصنیف صرف دس آسان سبق کوزہ میں دریا۔ کتاب مجلد و خوبصورت۔ قیمت حصہ اول صرف ایک روپیہ چار آنے (عہ) محصولڈاک بذمہ خریدار

مینیجر اردو شارٹ ہینڈ بک ڈپو بٹالہ پنجاب

جلسہ سالانہ پر آنے والے دوستوں کے واسطے

محترم بستی کا مقدس تحفہ

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ جلسہ پر دارالامان تشریف لانے والے دوستوں سے ان کے دوستوں رشتہ داروں گھر کی مستورات اور بچوں کی طرف سے فرمائش کی جاتی ہے کہ ہمارے واسطے کوئی تحفہ قادیان سے لانا۔ دیکھا گیا ہے کہ دوست قادیان میں ایام جلسہ پر کسی کم خرچ بالانشین تحفہ کی تلاش میں رہتے ہیں تاکہ گھر سے روانہ ہوتے ہوئے جو فرمائش کی گئی ہے اس کی تعمیل ہو سکے۔

ان ایام میں جو روحانی برکات اور فیوض حاصل ہوتے ہیں وہ بھی ایک بے بہا تحفہ ہے لیکن ظاہرا تحفہ بھی دینے کی ہر انسان کو خواہش ہوتی ہے اس فطری خواہش کو مدنظر رکھتے ہوئے اس سال ہم نے خاص آرڈر کے ذریعہ نہایت پائیدار نفیس اور اعلیٰ درجہ کے نماز پڑھنے کے لئے مصلے تیار کروائے ہیں جو واقعی تحفہ دینے کے قابل ہیں یقیناً اس تحفہ کو دیکھ کر آپ کے دوست گھر کی مستورات اور بچے خوش ہوں گے۔ اور آپ محسوس کریں گے کہ ... زیادہ تعداد میں خرید سے ہوسکتے ہیں ان مصلوں کی نفاست اور خوبصورتی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ کسی احمدی کا گھر ایسے نادر تحفہ سے خالی نہیں ہونا چاہئے۔ قیمت درجہ اول ۱۲ روپے درجہ دوم ۹ روپے قادیان میں ہر جگہ سے مل سکتے ہیں۔ بذریعہ ڈاک بھی بھیجے جا سکتے ہیں۔ ... خالص اور اصلی سنت سلاجیت خاص کشمیر سے منگوایا گیا ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ ہے۔

محمد اسمٰعیل حکیم معرفت خواجہ معین الدین قادیان

اپنے بچوں کو سالانہ امتحان میں

ناکامی کے صدمہ سے بچانا چاہتے ہو

تو ان کو کتاب جدید انگلش ٹیچر پڑھائیے۔ دیکھئے جناب قاضی اشتیاق احمد صاحب عباس او ورسیر مین پوری کیا فرماتے ہیں:

"میرے ایک عزیز دوست جو کئی سال سے متواتر انٹرنس کے امتحان میں صرف انگریزی میں فیل ہو رہے تھے۔ محض جدید انگلش ٹیچر کی بدولت جس میں بقول شخصے دریا کو کوزہ میں بھر کر دکھلایا گیا ہے پاس ہو گئے ہیں"

مسٹر کپل دیو صاحب طالب علم گورنمنٹ ہائی سکول راہوں:
"آپ کا انگلش ٹیچر اس قدر مفید نکلا ہے۔ کہ اگر وہ میرے پاس نہ ہوتا۔ تو میں امتحان میں کبھی کامیاب نہ ہوتا"

آپ کے بچوں کا امتحان نزدیک آ رہا ہے۔ کوئی وجہ نہیں کہ وہ ایسی مفید اور مددگار کتاب سے فائدہ اٹھانے سے محروم رہیں۔

قیمت ڈیڑھ روپیہ علاوہ محصولڈاک۔ اگر کسی طرح مفید مطلب نہ ہو۔ تو قیمت واپس کر دی جائیگی۔ ملنے کا پتہ

قمر برادرز دالف ۲ شملہ

رشتہ مطلوب ہے

ایک سید زادی لڑکی تعلیم یافتہ کیلئے رشتہ درکار ہے۔ لڑکا تعلیم یافتہ سید برسر روزگار ہو خط و کتابت مزید معلومات کیلئے بنام:- ظہور الحسن احمدی ہیڈ کلرک سول کیتال لوڈ ویژن ڈیرہ اسمٰعیل خان ہو۔

احمدیہ پریس امرتسر

میں لکھائی چھپائی کا کام نہایت عمدہ اور بارعایت ہوتا ہے آزمائش شرط ہے۔

محمد شفیع احمدی
مالک احمدیہ پریس امرتسر

نارتھ ویسٹرن ریلوے

اشتہار

تعطیلات کرسمس کے رعایتی ٹکٹ

کرسمس کی تعطیلات۔ اور نوروز کے رعایتی واپسی ٹکٹ ۱۴ر جنوری ۱۹۳۲ء تک قابل استعمال ہوں گے۔ اور نارتھ ویسٹرن ریلوے کے تمام سٹیشنوں پر ۱۱ر دسمبر سے ۳۱ دسمبر تک جاری ہوتے رہیں گے۔ بشرطیکہ مسافت یکطرفہ سو میل سے زیادہ ہو۔ یا کم از کم اس فاصلہ کے لئے رعایتی کرایہ ادا کر دیا جائے۔

واپسی ٹکٹوں کی شرح رعایت

اول و دوم درجہ کے ٹکٹ	۱ ۱/۲	کرایہ یکطرفہ
درمیانہ درجہ	۱ ۲/۳	"
تیسرا درجہ	۱ ۳/۴	"

نارتھ ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس — چیف کمرشل مینیجر لاہور ۱۶ر نومبر ۱۹۳۱ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

—— لندن۔ ۱۰ر دسمبر۔ دارالعوام میں نظر بندان بنگال کا مسئلہ پیش ہؤا۔ وزیر ہند نے کہا۔ کہ بعض نظر بندوں کو بنگال سے باہر کسی جگہ منتقل کرنے کا مسئلہ زیر غور ہے۔ ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں ہؤا۔

—— لندن ۱۲ر دسمبر۔ آج کرسمس کی وجہ سے پارلیمنٹ کا اجلاس ۲ر فروری تک ملتوی ہو گیا۔ لیکن لارڈ چانسلر اور سپیکر کو اختیار حاصل ہے۔ کہ اگر ضرورت ہو۔ تو اس تاریخ سے پیشتر بھی دونوں ایوانوں کو طلب کریں۔

—— یروشلم۔ ۱۱ر دسمبر۔ عالم اسلام کی موتمر نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ تمام ممالک اسلامیہ میں وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کی طرح ینگ مینز مسلم ایسوسی ایشن قائم کی جائے۔

—— ڈھاکہ میں ۸ر دسمبر کو ۸ بجے شام جب مرد کھانا کھا رہے تھے۔ تقریباً ۲۰ ڈاکوؤں نے ایک ساہوکار کے مکان پر ڈاکہ ڈالا۔ اور کلہاڑیاں اور تلواریں دکھا کر آہنی صندوق سے پانچ ہزار روپے کے زیورات اور نقدی نکال کر لے گئے۔ جاتے ہوئے اس کی بندوق بھی لے گئے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ چور انگریزی اور بنگالی میں باتیں کرتے تھے۔

—— مسٹر ایل مڈلٹن سپیشل افسر سری نگر نے اعلان کیا ہے۔ کہ میں غالباً ماہ جنوری کے دوسرے ہفتہ میں بمقام جموں تحقیقات شروع کرونگا۔ صحیح تاریخ تحقیقات بعد میں شائع کی جائے گی۔ جو شخص شہادت دینا چاہے۔ وہ اپنا تحریری بیان یا اپنی شہادت کا خلاصہ ۸ر جنوری کو یا اس سے پیشتر میرے پاس بھیج دے۔

—— سری نگر۔ ۱۲ر دسمبر۔ جموں کے ڈوگروں نے حکومت کو الٹی میٹم دیدیا ہے۔ کہ اگر آتشین اسلحہ کا لائسنس منسوخ نہ کیا گیا۔ تو وہ شورش برپا کر دیں گے۔

—— امرتسر ۱۲ر دسمبر۔ سمجھوتہ کے لئے سکھوں نے جو بورڈ بنا رکھا تھا۔ اس کی طرف سے کوشش کی گئی۔ کہ ڈسکہ کے جھگڑے کو دور کرنے کے لئے سکھوں اور ہندوؤں میں سمجھوتہ ہو جائے لیکن بورڈ نے اب یہ اعلان کیا۔ کہ اس کے ممبران سمجھوتہ کرانے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔

—— لنڈن۔ ۱۲ر دسمبر۔ لنکاشائر کے تاجروں کا ایک ڈیپوٹیشن وزیر ہند کے پاس گیا۔ تا ہندوستان میں اس وقت جو حالات پیدا ہو گئے ہیں۔ ان کے متعلق تبادلہ خیالات کرے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ لنکاشائر کے تاجر اپنا ایک ڈیپوٹیشن ہندوستان بھیجنا چاہتے ہیں۔ یہاں ۔ کے بڑے بڑے تاجروں کے ساتھ کاروباری تعلقات قائم کر سکے۔

—— معلوم ہؤا ہے۔ کہ گورہ فوجوں کے لئے جو اس وقت جموں میں مقیم ہیں۔ حکومت کشمیر کی طرف سے سینما مفت دکھائے جانیکا انتظام کیا گیا ہے۔

—— الہ آباد۔ ۱۴ر دسمبر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے زیر دفعہ ۱۴۴ کانگرس کے ۱۵ لیڈروں کے خلاف احکام جاری کئے ہیں۔ کہ وہ ضلع الہ آباد کی حدود میں دو ماہ تک کوئی تقریر نہ کریں۔ اور نہ ہی کسانوں کو مالیہ ادا نہ کرنے کی ترغیب دیں۔ ان میں پنڈت جواہر لال نہرو۔ مسٹر ٹی کے شروانی۔ بابو پرشوتم داس ٹنڈن۔ پنڈت کرشن کانت سانوی شامل ہیں۔

—— کومیلا۔ ۱۴ر دسمبر۔ آج صبح دس بجے مسٹر سی۔ بی سٹونیز آئی۔ سی۔ ایس کو ان کے بنگلہ میں گولی سے ہلاک کر دیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مس شانتی گھوش اور مس سُنیتی چودھری جو ایک مقامی گرلز سکول کی طالبات ہیں۔ یہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے ملاقات کرنے آئیں۔ اور ان پر یکے بعد دیگرے کئی گولیاں چلائی گئیں۔ جن سے ان کی موت فی الفور واقع ہو گئی۔ مجسٹریٹ کا اردلی بھی سخت مجروح ہوا۔ لڑکیاں گرفتار کر لی گئی ہیں۔

—— نئی دہلی۔ ۱۴ر دسمبر۔ صوبجات متحدہ میں آرڈی نینس متعلقہ ہنگامی اختیارات۔ جو ۱۹۳۱ء کا بارھواں آرڈی نینس ہے نافذ کیا گیا ہے۔ یو۔ پی گورنمنٹ نے ایک بیان جاری کیا ہے۔ کہ بنگال آرڈی نینس کی طرح اس آرڈی نینس کی رو سے مشتبہ اشخاص کی نگرانی کی جائے گی۔ اس کی رو سے بھی عمارات پر قبضہ آمد و رفت کی نگرانی اور جرمانے عائد کرنے کا اختیار ہو گا۔ بقایا مالیہ کی وصولی کا اختیار دیا گیا ہے۔ پریس کی طرف سے اگر عدم ادائیگی مالیہ کی ترغیب دی گئی۔ تو اسے بھی پریس ایکٹ کے ماتحت جرم قرار دیا جائیگا۔ مشتبہ اشخاص کی نقل و حرکت کو ممنوع قرار دینے کے متعلق احکام کی خلاف ورزی کے لئے ۲ سال قید کی سزا ہو گی۔ اور عدم ادائگی کی ترغیب کے لئے ۶ ماہ قید اگر کسی نوجوان شخص پر جرمانہ عائد کیا گیا۔ تو باپ یا سرپرست سے اس کی وصولی کا اختیار ہو گا۔ فی الحال اس آرڈی نینس کو اضلاع الہ آباد۔ رائے بریلی۔ اناؤ۔ کانپور اور اٹاوہ میں نافذ کیا گیا ہے۔

—— لاہور ۱۴ر کل شام پولیس نے نولکھا بازار کے عقب میں انڈین گرانڈ ہوٹل پر چھاپہ مارا۔ اور تین اشخاص گرفتار کر لئے۔ ان میں ایک بنگالی ایک مدراسی اور ایک پنجابی ہے۔ تلاشی لینے پر ان کے قبضہ سے ۵ پستول اور ۱۵ کارتوس برآمد ہوئے۔

—— امرتسر۔ ۱۴ر دسمبر۔ علاقہ بیاس میں چند یورپین شکار کھیلنے کے لئے آئے۔ نزدیک ہی ایک کماد میں تین نوجوان لڑکے گنے چُوس رہے تھے۔ یورپین شکاریوں نے کسی شکار پر گولی چلائی۔ جو لڑکوں میں سے ایک لڑکے کو لگی۔ شکاری گورے لڑکے کو زخمی دیکھ کر بھاگ جانے کو تیار تھے۔ کہ باقی دو نوجوانوں نے انہیں پکڑ لیا۔

—— سری نگر۔ ۱۱ر دسمبر۔ ہز ہائی نس مہاراجہ کشمیر نے جموں کے میدانوں کی تحصیلوں میں موجودہ فصل خریف کے مالیہ اراضی کا ۲۵ فیصدی حصہ معاف کر دیا ہے۔ اور جموں و مظفرآباد کی پہاڑی تحصیلوں میں جہاں قیمتوں میں کمی برائے نام ہے۔ مالیہ اراضی کا ½ ۱۲ فی صدی معاف کر دیا گیا ہے۔

—— یروشلم۔ ۱۳ر دسمبر۔ موتمر اسلامی نے اسلامی ممالک کے متعلق ایک قرارداد منظور کی ہے۔ جس میں یہودیوں کے مال کے مقاطعہ کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اور دیوار گریہ کے متعلق جمعیۃ الاقوام کے کمیشن کے فیصلے کو نامنظور کر دیا گیا ہے۔

—— علی گڑھ۔ ۱۲ر دسمبر۔ سید رضا علی رضوی ممبر پبلک سروس کمیشن آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے ۴۳ ویں اجلاس کے صدر منتخب کئے گئے ہیں۔ جو ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹ر دسمبر کو بمقام رہتک منعقد ہو گی۔ جو اصحاب مسلمانوں کی تعلیمی معاشرتی اور اقتصادی ترقی میں دلچسپی لیتے ہیں۔ اس کانفرنس میں ضرور شرکت فرمائیں۔ اگر .... کانفرنس میں پیش کرنے کے لئے کوئی قراردادیں بھیجنی ہوں۔ تو ۱۴ر دسمبر تک سیکرٹری کو رہتک کیمپ کے دفتر میں پہنچا دیں۔

—— بنوں۔ ۱۱ر دسمبر۔ کل افغان رعایا کے قبیلہ [illegible] کے تقریباً دو ہزار اشخاص گرفتار کر لئے گئے۔ لیکن دن بھر زیر حراست رکھنے کے بعد شام کو رہا کر دیئے گئے۔ وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ ان میں سے ایک شخص کا مقامی سپرنٹنڈنٹ پولیس کے موٹر ڈرائیور کے ساتھ تنازعہ ہو گیا تھا۔ پولیس نے حکم دیا۔ کہ ملزم کو ہمارے حوالے کیا جائے۔ مگر کمانڈ[illegible] نے ایسا نہیں کیا۔ اس لئے سب کو گرفتار کر لیا گیا۔ معلوم ہؤا ہے کہ اس قبیلہ کے اکابر اس معاملہ کے خلاف افغان قونصل جنرل دہلی کے پاس شکایت کریں گے۔

—— ناگپور۔ ۱۲ر دسمبر۔ اقتصادی مشکلات کے پیش نظر حکومت صوبجات متوسط نے سرکاری اہلکاروں کی تنخواہوں میں دس فیصدی ہمہ گیر مگر عارضی تخفیف کا حکم دیدیا ہے جس کا عملدرآمد دسمبر کی تنخواہوں سے اپریل ۱۹۳۳ء تک جاری رہیگا۔

—— لاہور ۱۴ر دسمبر۔ آج صبح مقامی پولیس نے دفتر زمیندار پر چھاپہ مارا۔ اور تلاشی کے بعد ۲۵ر نومبر کے جو پرچے موجود تھے اپنے قبضہ میں کر لئے۔ یہ ضبطی عطاء اللہ بخاری کے ایک قابل اعتراض مضمون کی بناء پر عمل میں آئی ہے۔

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا)